بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

شمارہ 7

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 رجمادی الثانی 1441 ہجری قمری • 13 تبلیغ 1399 ہجری شمسی • 13 فروری 2020ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا یَحۡزُنۡکَ الَّذِیۡنَ یُسَارِعُوۡنَ فِی الۡکُفۡرِ ۚ اِنَّہُمۡ لَنۡ یَّضُرُّوا اللّٰہَ شَیۡـًٔا ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ اَلَّا یَجۡعَلَ لَہُمۡ حَظًّا فِی الۡاٰخِرَۃِ ۚ وَلَہُمۡ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ ○ (آل عمران: 177)

ترجمہ: اور تجھے دُکھ میں نہ ڈالیں وہ لوگ جو کفر میں تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ یقیناً وہ ہرگز اللہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کچھ بھی حصہ نہ رکھے۔ اور ان کیلئے بہت بڑا عذاب (مقدر) ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 7 فروری 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’بِاِلۡہَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِعۡلَامِہٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُہٗ وَعَزَّ اِسۡمُہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے مُوافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وَجِیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تُخم سے تیری ہی ذرّیت ونسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عَنۡمَوَائِیۡل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ اور وہ نُورُاللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور رُوح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظۡھَرُ الۡاَوَّلِ وَالۡاٰخِرِ۔ مَظۡھَرُ الۡحَقِّ وَ الۡعَلَآءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مَمسُوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اَسیروں کی رَستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نُقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 1، صفحہ 100، اشتہار 20 فروری 1886ء)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

اپنے نمونے بہتر کریں، صرف نام کا احمدی کہلانا کافی نہیں ہے

اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں اور تقویٰ صرف نام سے نہیں بلکہ اعمال صالحہ سے پیدا ہوتا ہے

خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق تبھی ادا ہو سکتا ہے جب ہم نمازوں کو قائم کرنے والے ہوں گے
ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے

اگر آپ خود نماز کو قائم کرنے والے بن جاتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز پر قائم کرنے والے بنا دیتے ہیں تو آپ کے تمام تربیتی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے

13 ویں جلسہ سالانہ اٹلی منعقدہ 21 تا 23 جون 2019ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ہو النّاصر

پیارے احبابِ جماعت احمدیہ اٹلی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ اٹلی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور آپ لوگوں کو اس کی روحانی برکات سے پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق دے۔ یاد رکھیں کہ یہ جلسہ ایک دینی اجتماع ہے اور اس میں شامل ہونے والوں کو ذکرِ الٰہی اور تسبیح و تحمید کی طرف خاص توجہ دینی چاہیے۔ حال ہی میں آپ کو رمضان کے بابرکت مہینہ میں روزے رکھنے اور عبادات بجالانے کی توفیق ملی ہے۔ میرا آپ لوگوں کے لیے یہی پیغام ہے کہ رمضان کی ان عبادتوں اور نیک تبدیلیوں کو اپنی آئندہ زندگی کا مستقل حصہ بنائیں۔ اپنے نمونے بہتر کریں۔ صرف نام کا احمدی کہلانا کافی نہیں ہے۔ اپنے اندر تقویٰ پیدا کریں اور تقویٰ صرف نام سے نہیں بلکہ اعمال صالحہ سے پیدا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ”ہمیں جس بات پر مامور کیا ہے وہ یہی ہے کہ تقویٰ کا میدان خالی پڑا ہے۔ تقویٰ ہونا چاہیے...... اگر تم تقویٰ کرنے والے ہو گے تو ساری دنیا تمہارے ساتھ ہو گی۔ پس تقویٰ پیدا کرو۔ جو لوگ شراب پیتے ہیں یا جن کے مذہب کے شعائر میں شراب جزو اعظم ہے ان کو تقویٰ سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا۔ وہ لوگ نیکی سے جنگ کر رہے ہیں۔ پس اگر اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو ایسی خوش قسمت دے اور انہیں توفیق دے کہ وہ بدیوں سے جنگ کرنے والے ہوں اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کریں۔ یہی بڑی کامیابی ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی چیز مؤثر نہیں ہو سکتی۔“

(ملفوظات، جلد دوم، صفحہ 645، ایڈیشن 2003 قادیان)

پھر نماز ہے۔ اس کی پابندی بہت ضروری ہے۔ اس کی طرف میں بار بار توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق تبھی ادا ہو سکتا ہے جب ہم نمازوں کو قائم کرنے والے ہوں گے۔ ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وہ اندر جو گناہوں سے بھرا ہوا ہے اور جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور قرب سے دور جا پڑا ہے اس کو پاک کرنے اور دور سے قریب کرنے کے لیے نماز ہے۔ اس ذریعہ سے ان بدیوں کو دور کیا جاتا ہے اور اس کی بجائے پاک جذبات بھر دیے جاتے ہیں۔ یہی سر ہے جو کہا گیا ہے کہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے۔“

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 93، ایڈیشن 2003 قادیان)

پس آپ لوگ خود بھی اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نمازوں پر قائم کریں۔ جب تک آپ خود نمازوں پر کاربند نہیں ہوں گے، اپنا عملی نمونہ پیش نہیں کریں گے اس وقت تک آپ کی اولادیں بھی نمازوں پر قائم نہیں ہوں گی۔ اگر آپ خود نماز کو قائم کرنے والے بن جاتے ہیں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز پر قائم کرنے والے بنا دیتے ہیں تو آپ کے تمام تربیتی مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

نفس کی اصلاح باقاعدہ ایک جہاد ہے جو مسلسل کرتے رہنا چاہیے۔ ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور آپ ہمیشہ اپنے دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ آمین

والسلام، خاکسار

(مرزا مسرور احمد) دستخط

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 20 ستمبر 2019)

......☆......☆......☆......

تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تاکہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 دسمبر 2019)

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ...... فرمایا اے ابن رواحہ! اللہ تم کو ثابت قدم رکھے، ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتٰی کہ آپؓ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے

اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

تیس سال کے قریب فضلِ عمر ہسپتال میں خدمات بجالانے والے، غریب پرور، دعا گو، صابر وشاکر ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب کی وفات، مرحوم کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 24 رجنوری 2020ء بمطابق 24 رصلح 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ - بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ -
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ -
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ - اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ -
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ -

آج جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ۔ حضرت عبداللہؓ کے والد کا نام رواحہ بن ثعلبہ تھا اور ان کی والدہ کا نام کبشہ بنت واقد بن عمرو تھا جو انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو حارث بن خزرج سے تھیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بیعتِ عقبہ میں شریک تھے اور بنو حارث بن خزرج کے سردار تھے۔ ان کی کنیت ابومحمد تھی بعض نے ابورواحہ اور ابوعمرو بھی بیان کی ہے۔

(اُسد الغابہ جلد 3 صفحہ 235 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء)

انصار کے ایک شخص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت مقدادؓ میں مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ ابن سعد کے مطابق آپؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب بھی تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 73 عبداللّٰہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، غزوۂ حدیبیہ، غزوۂ خیبر اور عمرۃ القضاء سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ آپؓ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے۔ غزوۂ موتہ کے سرداروں میں سے ایک سردار آپؓ بھی تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ خطبے کے دوران آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ یہ سنتے ہی آپؓ مسجد سے باہر جس جگہ کھڑے تھے وہیں بیٹھ گئے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبے سے فارغ ہوئے اور یہ خبر آپؐ کو پہنچی تو آپؐ نے ان سے فرمایا کہ

زَادَکَ اللّٰہُ حِرْصًا عَلٰی طَوَاعِیَۃِ اللّٰہِ وَطَوَاعِیَۃِ رَسُوْلِہٖ کہ اللہ کی اطاعت اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کی خواہش میں اللہ تمہیں زیادہ بڑھائے۔ اسی طرح کا واقعہ کتبِ احادیث میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بھی ملتا ہے اور یہ واقعہ ان کے حوالے سے میں ایک خطبہ میں بیان کر چکا ہوں۔ عبداللہ بن مسعودؓ کے بارے میں بھی یہی روایت ہے۔ وہ بھی باہر بیٹھے تھے، جب سنا تو دروازے میں بیٹھ گئے اور پھر اسی طرح بیٹھے بیٹھے اندر آئے۔

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جہاد میں سب سے پہلے گھر سے نکلتے اور سب کے بعد لوٹتے تھے۔ حضرت ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں اُس دن سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کا ذکر نہ کروں۔ جب وہ سامنے سے آتے ہوئے مجھ سے ملتے تو میرے سینے پر ہاتھ رکھتے یعنی کہ ایسا تھا کہ ہر روز جب بھی وہ ملتے اور روزانہ ملتے تو تب بھی ان کی باتیں ایسی تھیں کہ ان کا ذکر ضروری ہے اور پھر آگے بیان کر رہے ہیں کہ جب بھی وہ سامنے سے آتے، مجھے ملنے کیلئے آتے یا مجھے ملتے تو عبداللہ بن رواحہؓ میرے سینے پر ہاتھ رکھتے۔ حضرت ابودرداءؓ کہتے ہیں اور جب وہ جاتے ہوئے مجھے ملتے تو میرے کندھوں کے درمیان میں ہاتھ رکھتے اور مجھ سے کہتے کہ یَا عُوَیْمِرُ، اِجْلِسْ فَلْنُؤْمِنْ سَاعَۃً کہ اے عویمر! بیٹھو تھوڑی دیر ایمان تازہ کریں۔ پس ہم بیٹھتے اور اللہ کا ذکر کرتے جتنا اللہ چاہتا تھا۔ پھر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کہتے کہ اے عویمر یہ ایمان کی مجالس ہیں۔ (اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 235-236 عبد اللّٰہ بن رواحہؓ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد 3 صفحہ 34 عبد اللّٰہ بن رواحہؓ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2010ء) (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب الامام یکلم الرجل فی خطبتہ حدیث 1091)

حضرت امام احمد کی کتاب ''کتاب الزہد'' میں بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جب کسی ساتھی سے ملتے تو کہتے آؤ گھڑی بھر اپنے رب پر ایمان لانے کی یاد تازہ کرلیں۔ اسی میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابن رواحہؓ پر رحم فرمائے۔ اسے ایسی مجالس سے محبت ہے جس پر فرشتے فخر کرتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَۃَ کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کتنے ہی اچھے آدمی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو فتح خیبر کے بعد پھلوں اور فصل وغیرہ کا اندازہ لگانے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن رواحہ اتنے بیمار ہوئے کہ بے ہوش ہوگئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے کے لیے آئے۔ فرمایا اے اللہ! اگر اس کی مقدر گھڑی، اس کی مقررہ گھڑی کا وقت ہوگیا ہے تو اس کے لیے آسانی پیدا کردے۔ یعنی اگر اس کی وفات کا وقت ہے تو آسانی پیدا کردے اور اگر اس کا وقتِ موعود نہیں ہوا تو اسے شفا عطا فرما۔ اس دعا کے بعد حضرت عبداللہؓ کے بخار میں کچھ کمی ہوئی، انہوں نے کمی محسوس کی تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ کہہ رہی تھی کہ ہائے میرا پہاڑ۔ ہائے میرا سہارا۔ جب میں بیمار تھا تو مَیں نے دیکھا کہ ایک فرشتہ لوہے کا گرز اٹھائے کھڑا یہ کہہ رہا تھا کہ کیا تم واقعی ایسے ہو؟ تو مَیں نے کہا ہاں۔ جس پر اس نے مجھے وہ گرز مارا۔

ایک اَور روایت اس بارے میں اس طرح ہے اور یہ زیادہ صحیح لگتی ہے۔ کہتے ہیں کہ فرشتے نے لوہے کا ایک گرز اٹھایا ہوا تھا اور وہ مجھ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا تم ایسے ہو جس طرح تمہاری ماں کہہ رہی ہے۔ کہ تم پہاڑ ہو اور میرے سہارے ہو؟ یہ تو شرک والی بات بنتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں کہتا کہ ہاں میں ایسا ہوں تو وہ ضرور مجھے گرز مار دیتا۔ (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 417 عبداللہ بن رواحہ، دار الفکر 2012ء)

آپؓ شاعر بھی تھے اور ان شاعروں میں سے تھے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مخالفین کی بیہودہ گوئیوں کا جواب دیا کرتے تھے۔ ان میں سے چند شعر یہ ہیں

إِنِّیْ تَفَرَّسْتُ فِیْکَ الْخَیْرَ اَعْرِفُہٗ ۔۔۔ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ أَنْ مَا خَانَنِیْ الْبَصَرُ
أَنْتَ النَّبِیُّ وَ مَنْ یُحْرَمْ شَفَاعَتَہٗ ۔۔۔ یَوْمَ الْحِسَابِ فَقَدْ أَزْرٰی بِہِ الْقَدَرُ
فَثَبَّتَ اللّٰہُ مَا آتَاکَ مِنْ حَسَنٍ ۔۔۔ تَثْبِیْتَ مُوْسٰی وَنَصْرًا کَالَّذِیْ نُصِرُوْا

کہ مَیں نے آپؐ کی ذاتِ مقدس میں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بھلائی پہچان لی تھی اور اللہ جانتا ہے کہ میری نظر نے دھوکا نہیں کھایا۔ آپؐ نبی ہیں۔ قیامت کے دن جو شخص آپؐ کی شفاعت سے محروم کر دیا گیا بے شک قضاء وقدر نے اس کو بے وقعت کر دیا۔ پس اللہ ان خوبیوں پر ثبات بخشے جو اس نے آپؐ کو دی ہیں جس طرح موسیٰؑ کو ثابت قدم رکھا اور آپؐ کی مدد کرے جیسا کہ ان نبیوں کی مدد کی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشعار کو سن کر فرمایا کہ اے ابن رواحہ! اللہ تم کو ثابت قدم رکھے۔ ہشام بن عروہ نے کہا ہے کہ اللہ نے ان کو اس دعا کی برکت سے خوب ثابت قدم رکھا حتٰی کہ آپؓ شہید ہوئے اور ان کے واسطے جنت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اس میں شہید ہو کر داخل ہوئے۔

ابن سعد کی روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُھُمُ الْغَاوٗنَ (الشعراء: 225) اور رہے شاعر تو محض بھٹکے ہوئے ہی ان کی پیروی کرتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مَیں انہی میں سے ہوں۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (الشعراء: 228) سوائے ان کے جو ان میں سے ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے۔ معجم الشعراء کے مصنف لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ زمانۂ جاہلیت میں بھی بہت قدر و منزلت رکھتے تھے اور زمانۂ اسلام میں بھی ان کو بہت بلند مقام اور مرتبہ حاصل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک شعر حضرت

عبداللہؓ نے ایسا کہا ہے کہ اسے آپؓ کا بہترین شعر کہا جاسکتا ہے۔ وہ شعر آپؓ کی دلی کیفیت کو خوب بیان کرتا ہے جس میں حضرت عبداللہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مُبَيِّنَةٌ   كَانَتْ بَدِيْهَتُهُ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

کہ اگر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے بارے میں کھلے کھلے نشانات اور روشن معجزات نہ بھی ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی حقیقتِ حال کی آگاہی کے لیے کافی ہے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ لابن حجر عسقلانی جلد 4 صفحہ 72 تا 75 عبد اللہ بن رواحہؓ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان 2005ء) (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 236 عبداللہ بن رواحہؓ دار الکتب العلمیہ بیروت 2008ء) (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 401 عبداللہ بن رواحہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عبداللہ بن رواحہؓ جاہلیت کے زمانہ میں لکھنا پڑھنا جانتے تھے حالانکہ اس زمانے میں عرب میں کتابت بہت کم تھی۔ غزوۂ بدر کے اختتام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہؓ کو مدینے کی طرف اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو عوالی کی جانب فتح کی نوید سنانے کے لیے بدر کے میدان سے روانہ فرمایا۔ عوالی مدینہ کے بالائی جانب وہ علاقہ ہے جو چار میل سے لے کر آٹھ میل کے درمیان ہے۔ اس میں قباء کی بستی اور چند دیگر قبائل رہتے ہیں، اسے کہتے ہیں۔ حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام میں اونٹ پر داخل ہوئے۔ آپؐ عصا سے حجرِ اسود کو بوسہ دے رہے تھے۔ آپؐ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی تھے جو آپؐ کی اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے اور یہ اشعار کہہ رہے تھے کہ

خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ
نَحْنُ ضَرَبْنَاكُمْ عَلٰى تَأْوِيْلِهٖ
ضَرْبًا يُّزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ

کہ اے کفار! آپؐ کے راستے سے ہٹ جاؤ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رجوع کرنے پر تمہیں ایسی مار ماری جو سروں کو مقام استراحت سے ہٹادے۔

حضرت قیس بن ابوحازم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن رواحہؓ سے فرمایا کہ اترو اور ہمارے اونٹوں کو حرکت دو یعنی کچھ شعر کہہ کر اونٹوں کو تیز کرو جسے حُدی کہتے ہیں۔ عرض کی کہ یا رسول اللہؐ! مَیں نے یہ کلام ترک کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا سنو اور اطاعت کرو۔ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ یہ اشعار کہتے ہوئے اپنے اونٹ سے اترے کہ

يَا رَبِّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
إِنَّ الْكُفَّارَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

کہ اے پروردگار! اگر تُو نہ ہوتا تو ہم لوگ ہدایت نہ پاتے۔ نہ تو صدقہ و خیرات کرتے۔ نہ نماز پڑھتے۔ ہم پر سکون و اطمینان نازل فرما اور جب ہم دشمن کا مقابلہ کریں تو ہمارے قدم ثابت رکھ کیونکہ کفار ہم پر حملہ آور ہوئے ہیں۔ وکیع نے کہا کہ دوسرے راوی نے اتنا اور اضافہ کیا تھا کہ

وَإِنْ أَرَادُوْا فِتْنَةً أَبَيْنَا

کہ اگر وہ فتنہ و فساد برپا کرنا چاہیں تو ہم انکار کرتے ہیں۔ یعنی اس فتنہ اور فساد کا سدِّ باب کرتے ہیں اور اسے برپا نہیں ہونے دیتے۔ راوی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ! ان پر رحمت کر۔ اس پر حضرت عمرؓ نے کہا کہ واجب ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ہی سے یہ رحمت تو واجب ہوگئی۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو آپ کے لیے اپنے بستر سے نہ اٹھ سکے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میری امت کے شہداء کون ہیں؟ لوگوں نے عرض کی۔ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے۔ فرمایا تب تو میری امت کے شہداء کم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کا قتل ہونا شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری سے فوت ہونا شہادت ہے اور پانی میں ڈوب کر فوت ہونا شہادت ہے اور وہ عورت جس کی زچگی میں وفات ہو جاتی ہے یہ سب شہادت کی اقسام ہیں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
’’روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے‘‘
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)
طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 398 تا 400 عبد اللہ بن رواحہؓ دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان 1990ء) (معجم البلدان جلد 4 صفحہ 187) (الطبقات الکبریٰ جلد 2 صفحہ 13 باب غزوہ بدر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عروۃ بن زبیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ موتہ میں حضرت زید بن حارثہؓ کو سردارِ لشکر بنایا اور فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفر بن ابوطالبؓ ان کی جگہ پر ہوں۔ پھر اگر حضرت جعفرؓ بھی شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ سردار بنیں۔ اگر عبداللہؓ بھی شہید ہوں تو مسلمان جس کو پسند کریں اس کو اپنا سردار بنالیں۔ پس جب لشکر تیار ہو گیا اور اہلِ لشکر کوچ کرنے لگے تو لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرداروں کو رخصت کیا اور ان کو سلامتی کی دعا دی۔ جب لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سرداروں کو اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو رخصت کیا تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ رونے لگے۔ لوگوں نے رونے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ بخدا مجھے دنیا کی محبت اور اس کی شدید خواہش اور شوق نہیں ہے بلکہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ آیت پڑھتے سنا ہے کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم:72) کہ اور تم میں سے کوئی نہیں مگر وہ ضرور اس میں جانے والا ہے یعنی دوزخ میں۔ یہ تیرے رب پر ایک طے شدہ فیصلے کے طور پر فرض ہے۔ پس میں نہیں جانتا کہ پل صراط چڑھنے اور پار اترنے میں میرا کیا حال ہوگا۔ اس سے پہلے کی آیت میں دوزخ کا ذکر ہے۔ اس لیے ان کو خوف پیدا ہوا تھا ورنہ دوسری آیات میں صاف ظاہر ہے کہ مومن اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کے بارے میں یہ ذکر نہیں ہے۔ بہرحال مسلمانوں نے کہا کہ اللہ تمہارے ہمراہ ہے۔ وہی تم کو ہم تک خیر و خوبی سے واپس لائے گا۔

تفسیر صغیر کے حاشیے میں لکھا ہے اور تفسیر کبیر میں دونوں طرح ہے کہ ایک تو یہ مومنوں کے لیے نہیں ہے کافروں کے لیے ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اور احادیث سے اس بارے میں تشریح بھی فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے جو تفسیر صغیر کے حاشیے میں بھی لکھا ہے کہ ’’قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخیں دو ہیں۔ ایک اس دنیا کی، ایک اگلے جہان کی۔ یہ جو فرمایا ہے کہ ہر ایک شخص دوزخ میں جائے گا اس سے یہ مراد نہیں کہ مومن بھی دوزخ میں جائیں گے۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ مومن دوزخ کا حصہ اسی دنیا میں پالیتے ہیں۔ یعنی کفار انہیں قسم قسم کی تکالیف دیتے ہیں۔ ورنہ مومن قرآن مجید کی رو سے اگلے جہان میں دوزخ میں کبھی نہیں جائیں گے۔ کیونکہ قرآن مجید مومنوں کے متعلق فرماتا ہے کہ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا یعنی مومن دوزخ سے اتنے دور رہیں گے کہ وہ اس کی آواز بھی نہیں سن سکیں گے۔ پس مومنوں کے دوزخ میں جانے سے مراد ان کا دنیا میں تکالیف اٹھانا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کو بھی ایک قسم کا دوزخ قرار دیا ہے۔ فرمایا اَلْحُمّٰى حَظُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنَ النَّارِ یعنی بخار دوزخ کی آگ کا مومن کے لیے ایک حصہ ہے۔‘‘

(تفسیرِ صغیر زیر مریم:72)

بہرحال یہ اس کی تھوڑی سی وضاحت ہے اور جو رخصت کیا مسلمانوں نے، مومنوں نے انہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دشمنوں کے شر سے بچائے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ نے اس وقت یہ اشعار پڑھے کہ

لٰكِنَّنِيْ اَسْأَلُ الرَّحْمٰنَ مَغْفِرَةً   وَ ضَرْبَةً ذَاتَ فَرْغٍ يَّقْذِفُ الزَّبَدَا
اَوْ طَعْنَةً بِيَدَيْ حَرَّانَ مُجْهِزَةً   بِحَرْبَةٍ تُنْفِذُ الْاَحْشَاءَ وَالْكَبِدَا
حَتّٰى يَقُوْلُوْا اِذَا مَرُّوْا عَلٰى جَدَثِيْ   يَا اَرْشَدَ اللّٰهُ مِنْ غَازٍ وَ قَدْ رَشَدَا

لیکن میں خدائے رحمٰن سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تلواروں کا ایسا وار کرنے کی توفیق مانگتا ہوں جو کشادہ گھاؤ والا ہو اور تازہ خون نکالنے والا ہو جس میں جھاگ اٹھ رہی ہو اور نیزے کا ایسا حملہ جو پوری تیاری سے خون کے شدید پیاسے کے ہاتھوں سے کیا گیا ہو جو انتڑیوں اور جگر کے پار ہو جائے یہاں تک کہ جب لوگ میری قبر کے پاس سے گزریں تو کہیں کہ اے جنگ میں شامل ہونے والے! اللہ تیرا بھلا کرے اور اس خدا نے بھلا کر دیا ہو۔

پھر عبداللہ بن رواحہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو رخصت کیا۔ لشکر نے کوچ کیا یہاں تک کہ معان مقام پر پڑاؤ کیا۔ معان ملک شام میں حجاز کی جانب بلقاء کے نواح میں ایک شہر ہے۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ہرقل ایک لاکھ رومی اور ایک لاکھ عربی فوج کے ساتھ مآب مقام پر موجود ہے۔ مآب بھی ملکِ شام میں بلقاء کے نواح میں ایک شہر ہے۔ مسلمانوں نے دو دن معان میں قیام کیا اور آپس میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی کو بھیج کر اپنے دشمن کی کثرت سے خبر دیں۔ یعنی کہ دشمن بہت بڑی تعداد میں ہے یا تو آپؐ ہماری مدد کریں گے یا کچھ اَور حکم دیں گے۔ مگر حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس
’’جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے‘‘
(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)
طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

مسلمانوں کو جوش دلایا۔ چنانچہ وہ لوگ باوجودیکہ تین ہزار تھے آگے بڑھے اور رومیوں سے بلقاء کی ایک بستی مشارف کے قریب جا ملے۔ مشارف، ملک شام میں اس نام کی کئی بستیاں تھیں جس میں ایک حَوران شہر کے پاس ہے، ایک دمشق کے قریب، ایک بلقاء کے قریب ہے۔ پھر مسلمان وہاں سے موتہ کی طرف ہٹ آئے۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 صفحہ 237 عبداللہ بن رواحہؓ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان 2008ء) (تفسیر صغیر سورۃ مریم آیت 72 صفحہ 390) (اسد الغابہ (مترجم) حصہ پنجم صفحہ 247 مطبوعہ المیزان اردو بازار لاہور) (معجم البلدان جلد 5 صفحہ 179، 37، 153-154)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیدؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے شہید ہو جانے کی خبر لوگوں کو سنائی۔ قبل اس کے کہ ان تک اس کی کوئی خبر نہیں آئی تھی۔ آپؐ نے پہلے بتا دیا۔ آپؐ نے فرمایا زیدؓ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید ہوئے۔ پھر جعفرؓ نے لیا اور وہ بھی شہید ہوئے۔ پھر عبداللہ بن رواحہؓ نے لیا وہ بھی شہید ہوئے اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ فرمایا پھر جھنڈا اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لیا۔ آخر اللہ نے اس کے ذریعہ سے فتح دی۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوہ موتہ من ارض الشام حدیث 4262)

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حال بیان کرنے کے لیے کھڑے ہوئے اور حضرت زیدؓ کے ذکر سے آغاز فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِزَیْدٍ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِزَیْدٍ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِزَیْدٍ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَعْفَرٍ وَلِعَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ رَوَاحَۃَ کہ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! زید کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! جعفر اور عبداللہ بن رواحہ کی مغفرت فرما۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 34 زید الحب بن حارثہ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت جعفرؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھ گئے۔ آپؐ کے چہرے سے غم و حزن کا اظہار ہو رہا تھا۔ (سنن ابی داؤد کتاب الجنائز باب الجلوس عند المصیبۃ حدیث 3122)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ موتہ کا ذکر کرتے ہوئے اس طرح فرمایا ہے۔ یہ پہلے حضرت زید کے ضمن میں بھی ذکر ہو چکا ہے۔ لیکن بہرحال تھوڑا سا حصہ دوبارہ پیش کرتا ہوں۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ

''اس کا افسر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی زیدؓ کو مقرر کیا تھا مگر ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا کہ مَیں اس وقت زید کو لشکر کا سردار بناتا ہوں۔ اگر زید لڑائی میں مارے جائیں تو ان کی جگہ جعفرؓ لشکر کی کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو عبداللہ بن رواحہؓ کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو پھر جس پر مسلمان متفق ہوں وہ فوج کی کمان کرے۔ جس وقت آپؐ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت ایک یہودی بھی آپؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ مَیں آپؐ کو نبی تو نہیں مانتا لیکن اگر آپ سچے بھی ہوں تو ان تینوں میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں آئے گا کیونکہ نبی کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ وہ یہودی حضرت زیدؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارا رسول سچا ہے تو تم زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا میں زندہ آؤں گا یا نہیں آؤں گا اس کو تو اللہ ہی جانے مگر ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سچا ہے۔'' یعنی نہ مانتے ہوئے بھی یہودی اس بات پر یقین رکھتا تھا کہ آپؐ کی بات پوری ہو گی لیکن پھر بھی جنہوں نے نہیں ماننا ان لوگوں کی ہٹ دھرمی ہوتی ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔ پہلے حضرت زیدؓ شہید ہوئے۔ ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہو گئے اور ان کے بعد حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی لیکن وہ بھی مارے گئے اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہو جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے۔'' (فریضۂ تبلیغ اور احمدی خواتین، انوار العلوم جلد 18 صفحہ 405-406)

یہ واقعہ جو مَیں اب بیان کرنے لگا ہوں، یہ پہلے بھی بیان ہو چکا ہے لیکن اس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے اخلاص و وفا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا اظہار اور اسلام سے محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس لیے یہ یہاں بیان کرنا ضروری ہے۔

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھا اور اس کے پیچھے فدک کے علاقے کی چادر تھی۔ آپؐ نے اپنے پیچھے اسامہ کو بٹھایا ہوا تھا۔ آپؐ حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لیے بنو حارث بن خزرج قبیلہ میں تشریف لے گئے۔ یہ بدر کے واقعے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین اور یہود ملے جلے بیٹھے تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی بھی تھا اور اس مجلس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی تھے۔ جب مجلس میں سواری کی گرد پہنچی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک اپنی چادر سے ڈھانک لی۔ پھر کہنے لگا کہ ہم پر گرد نہ اڑاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں السلام علیکم کہا پھر ٹھہرے اور سواری سے اترے اور انہیں اللہ کی طرف بلایا اور ان پر قرآن پڑھا۔ عبداللہ بن ابی کہنے لگا کہ اے شخص! یہ اچھی بات نہیں۔ جو تم کہتے ہو اگر وہ سچ ہے تو ہماری مجالس میں ہمیں تکلیف نہ دو اور اپنے ڈیرے کی طرف لوٹ جاؤ اور جو تمہارے پاس آئے اس کے پاس بیان کرو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے فوراً عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! آپؐ ہماری مجالس میں تشریف لایا کریں۔ ہم یہ پسند کرتے ہیں۔ اور اس وقت انہوں نے کوئی خوف نہیں کھایا اور کسی کی کوئی پروا نہیں کی۔ بعد میں وہاں جھگڑا بھی ہوا لیکن بہرحال ان کا اپنا ایک کردار تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد والسیر باب فی دعاء النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الی اللہ...... حدیث 1798)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم میں اصحاب کو بھیجا جس میں حضرت عبداللہ بن رواحہؓ بھی شامل تھے۔ جمعے کا دن تھا۔ مہم میں شامل باقی اصحاب تو روانہ ہو گئے انہوں نے کہا عبداللہ بن رواحہؓ نے کہا کہ پیچھے رہ کر جمعے کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کر کے مَیں ان سے جا ملوں گا۔ پھر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپؐ نے انہیں دیکھ کر فرمایا تجھے کس چیز نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہونے سے روک دیا؟ انہوں نے عرض کی کہ میری خواہش تھی کہ میں آپؐ کے ہمراہ نمازِ جمعہ ادا کروں پھر ان سے جا ملوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ زمین میں جو کچھ ہے اگر تم وہ سب خرچ کر ڈالو تو جو لوگ مہم پر روانہ ہو گئے ہیں تم ان کے فضل کو نہیں پا سکتے۔

(سنن الترمذی ابواب الجمعۃ باب ماجاء فی السفر یوم الجمعۃ حدیث 527)

اس لیے فرمایا کہ جو مہم مَیں نے روانہ کی ہے اس کی اس وقت نماز جمعہ سے زیادہ اہمیت ہے۔ راستے میں تم لوگ پڑھ سکتے تھے۔

حضرت ابودرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں شدید گرمی میں نکلے اور گرمی اتنی شدید تھی کہ ہم میں سے ہر کوئی سروں کو گرمی سے بچانے کے لیے ہاتھوں سے ڈھانپتا تھا اور ہم میں کوئی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کے۔ (صحیح مسلم کتاب الصیام باب التخییر فی الصوم والفطر فی السفر حدیث 1122)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''مدینہ کے قیام کا سب سے پہلا کام مسجد نبویؐ کی تعمیر کا تھا۔ جس جگہ آپؐ کی اونٹنی آ کر بیٹھی تھی وہ مدینہ کے دو مسلمان بچوں سہل اور سہیل کی ملکیت تھی جو حضرت اسعد بن زرارہؓ کی نگرانی میں رہتے تھے۔ یہ ایک افتادہ جگہ تھی جس کے ایک حصہ میں کہیں کہیں کھجوروں کے درخت تھے اور دوسرے حصے میں کچھ کھنڈرات وغیرہ تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے مسجد اور اپنے حجرات کی تعمیر کے لیے پسند فرمایا اور دس دینار یعنی قریب نوّے روپے میں یہ زمین خرید لی گئی اور جگہ کو ہموار کر کے اور درختوں کو کاٹ کر مسجد نبویؐ کی تعمیر شروع ہو گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعا مانگتے ہوئے سنگِ بنیاد رکھا اور جیسا کہ قباء کی مسجد میں ہوا تھا صحابہؓ نے معماروں اور مزدوروں کا کام کیا جس میں کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی شرکت فرماتے تھے۔ بعض اوقات اینٹیں اٹھاتے ہوئے صحابہ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ انصاری کا یہ شعر پڑھتے تھے

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَیْبَرَ هٰذَا اَبَرُّ رَبَّنَا وَاَطْهَرَ

یعنی یہ بوجھ خیبر کے تجارتی مال کا بوجھ نہیں ہے جو جانوروں پر لد کر آیا کرتا ہے بلکہ اے ہمارے مولیٰ! یہ بوجھ تقویٰ اور طہارت کا بوجھ ہے جو ہم تیری رضا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ اور کبھی کبھی صحابہ کام کرتے ہوئے عبداللہ بن رواحہؓ کا یہ شعر پڑھتے تھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْاَجْرَ اَجْرُ الْاٰخِرَهْ فَارْحَمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

یعنی اے ہمارے اللہ! اصل اجر تو صرف آخرت کا اجر ہے۔ پس تُو اپنے فضل سے انصار و مہاجرین پر اپنی رحمت نازل فرما۔ جب صحابہؓ یہ اشعار پڑھتے تھے تو بعض اوقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی آواز کے ساتھ

ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۝

(آل عمران: 140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالبِ دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیومتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ۝

(آل عمران: 138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالبِ دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

آواز ملا دیتے تھے اور اس طرح ایک لمبے عرصے کی محنت کے بعد یہ مسجد مکمل ہوئی۔‘‘

(سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 269 تا 270)

یہ ذکر حضرت عبداللہ بن رواحہ کا ہے اور کیونکہ ایک جنازہ بھی میَں نے پڑھانا ہے اور مرحوم کا ذکر بھی کرنا ہے۔اس لیے آج ایک صحابی کا ہی ذکر کر رہا ہوں۔

اب جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک مرحوم کا ذکر کرنا ہے۔ یہ ہمارے محترم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب ہیں جو منظور احمد قریشی صاحب کے بیٹے تھے۔ 19 جنوری 2020ء کو دوپہر ایک بجے کے قریب اپنے گھر میں تقریباً 80؍سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ موصی تھے۔ اجمیر شریف انڈیا میں پیدا ہوئے تھے اور 1937ء میں ان کے والد منظور قریشی صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ ان کی والدہ مکرمہ منصورہ بشریٰ صاحبہ ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت منشی فیاض علی صاحب کپورتھلوی صاحبؓ کی نواسی اور حضرت شیخ عبدالرشید میرٹھیؓ کی پوتی ہیں۔ وہ ابھی حیات ہی ہیں۔ مکرم ڈاکٹر قریشی صاحب کے والدین قیامِ پاکستان کے وقت ہجرت کر کے لاہور آ گئے تھے۔ یہیں انہوں نے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ اس میں اچھی پہلی پوزیشن لی۔ پھر کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں داخل ہوئے اور اس وقت کے سب سے چھوٹی عمر کے طالب علم تھے جنہوں نے ایم۔ بی۔ ایس کیا۔ وہاں کے پرنسپل نے خاص طور پہ اس کا ذکر کیا۔ 1961ء میں پھر یہ مزید تعلیم کے لیے انگلستان آ گئے اور یہاں پہلے بچوں کے امراض میں ڈپلومہ کیا۔ پھر ایم۔ آر۔ سی۔ پی کی ڈگری حاصل کی۔ پھر یوول (Yeovil) سومرسیٹ (Somerset) میں کنسلٹنٹ کی جاب ان کو مل گئی۔ وہاں خصوصیت کے ساتھ دل کے امراض میں مہارت حاصل کی۔ 1968ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو فرمایا کہ آپ ہمارے پاس کب آ رہے ہیں؟ تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا جب آپ حکم دیں۔ چنانچہ آپؒ نے کہا آپ آ جائیں۔ چنانچہ انگلستان ترک کر کے ربوہ منتقل ہو گئے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ڈاکٹر صاحب کا تقرر ہوا اور پھر یہ لمبا عرصہ وہاں کام کرتے رہے۔ 11 جولائی 1983ء بطور چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال مقرر ہوئے اور 87ء تک اس خدمت پہ مامور رہے۔ ساٹھ سال کی عمر تک فضل عمر ہسپتال کی خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ 20؍اگست 98ء کو ریٹائرڈ ہوئے۔ 6 ستمبر 98ء کو دوبارہ فضل عمر ہسپتال جوائن کر لیا اور 10؍ستمبر 2000ء تک اللہ کے فضل سے آپ کو فضل عمر ہسپتال میں خدمت کی توفیق ملی۔ اس طرح فضل عمر ہسپتال میں ان کی خدمت کا عرصہ تقریباً تیس سال پر محیط ہے۔ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب علاوہ اس کے کہ واقفِ زندگی ڈاکٹر رہے، خدام الاحمدیہ مرکزیہ، انصار اللہ مرکزیہ میں بھی مختلف عہدوں پر ان کو کام کرنے کی توفیق ملی۔ آج کل بھی رکن خصوصی انصار اللہ تھے۔ اس عرصے میں دو سال یہ مجلس افتاء کے ممبر بھی رہے۔ انہوں نے دو کتابیں بھی لکھیں جو خاص طور پہ پاکستان کے لوگوں کے لیے تھیں۔ حفظانِ صحت کے اصول اور healthy living۔ ان کی اہلیہ بھی چند دن پہلے فوت ہوئی تھیں اور ان کا ذکر مَیں نے کیا تھا۔ وہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ گذشتہ جمعہ ان کا بھی جنازہ مَیں نے پڑھایا تھا۔ اس سے دو دن بعد اور ان کی وفات کے کوئی پندرہ دن بعد ان کی بھی وفات ہو گئی۔ ان کے پسماندگان میں بھی جیسا کہ میں نے ان کی اہلیہ کے ذکر میں بھی ذکر کیا تھا کہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ ان کے بیٹے ڈاکٹر عطاء المالک کہتے ہیں کہ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے والد صاحب نے کبھی تہجد کی نماز نہیں ترک کی۔ اسی طرح ہماری والدہ ہمیں بتاتی تھیں کہ شادی کے پہلے دن سے تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ غرض تقریباً پچاس سال سے زائد عرصہ تک روزانہ بلا ناغہ تہجد کا اہتمام کیا۔ اُمی کی آخری بیماری میں بھی جبکہ والد صاحب بہت محنت سے ان کی صحت کا خیال رکھتے تھے اور ڈائلیسز (dialysis) کروانے کے لیے ہسپتال بھی لے جانا ہوتا تھا۔ اور وہاں بھی کئی کئی گھنٹے بیٹھنا ہوتا تھا۔ بے آرامی بھی تھی لیکن اس کے باوجود کبھی تہجد نہیں چھوڑی۔ مریضوں سے انتہائی ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ غریب پرور تھے۔ دور دور سے غریب مریض آپ کے پاس آتے، دوائی لیتے اور شفا پاتے۔ کئی مریضوں سے فیس بھی نہ لیتے۔ بعض دفعہ اپنے پاس سے مدد کر دیتے۔ ہمیشہ تلقین کرتے کہ شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور اپنے تین بچوں کو جو ڈاکٹر ہیں انہیں خاص طور پر بار بار اس امر کی یقین دہانی کراتے تھے کہ ہمیشہ اپنے مریضوں کے لیے دعا میں مشغول رہو۔ ان کے بیٹے کہتے ہیں۔ کئی دفعہ میں اپنے والد صاحب کو اپنے مریضوں کے لیے دعا کے لیے کہتا تو اگلے دن پھر وہ فون کر کے پوچھتے کہ مریض کا کیا حال ہے؟ میں نے دعا کی ہے۔

1969ء میں جبکہ انگلستان میں کنسلٹنٹ کا کام کرتے تھے تمام دنیاوی فوائد اور پیسوں کو چھوڑ کر اللہ پہ توکل کرتے ہوئے ربوہ آئے اور اللہ کی ذات پر کامل یقین تھا کہ تمام دنیاوی اور دینی کام خود بنائے گا اور بچے بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور کبھی مالی تنگی نہیں آئی اور بچوں نے اعلیٰ تعلیم بھی حاصل کی۔ ان کے تینوں بچے جو ڈاکٹر ہیں۔ وہ بھی آج کل اکثر امریکہ میں ہیں۔ اپنے والدین کی بہت خدمت کرتے تھے۔ آخر وقت تک والدہ کو خود کھانا دیتے رہے اور خاص خیال رکھتے رہے۔ میں نے بتایا ہے ناں کہ ان کی والدہ ابھی حیات ہیں۔ ان کے پاس ہی تھیں۔ پھر ان کے بیٹے کہتے ہیں کہ میرے امریکہ جانے میں، امتحانات کی تیاری وغیرہ میں میری بڑی مدد کی۔ ہم بچوں کی بڑی حوصلہ افزائی کیا کرتے تھے۔ دکھاوے سے سخت نفرت کرتے تھے۔ ہمیشہ سادہ طریق پر زندگی گزاری اور ہر چھوٹے اور بڑے کام سے پہلے خلیفہ وقت کی خدمت میں دعا کا خط لکھتے تھے اور مشورہ کرتے تھے۔

اور ان کے دوسرے بیٹے ڈاکٹر محمد احمد محمود قریشی ہیں۔ کہتے ہیں کہ خلیفہ ثالثؒ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا کہ یہ صرف ڈاکٹر ہی نہیں ہیں بلکہ دعا گو ڈاکٹر ہیں۔ ہر مریض کے لیے دعا کرتے۔ ہر پرچی پر دوائی لکھنے سے پہلے ’بسم اللہ الرحمن الرحیم‘ لکھتے اور پھر اس کے نیچے ’’ھوالشافی‘‘ لکھتے اور اسی طرح دوسرے ڈاکٹروں کو نصیحت کرتے تھے کہ مریضوں کے لیے دعا کیا کرو کیونکہ اصل شفا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اب آخری یہ کہتے ہیں کہ میری والدہ کی وفات کے بعد شورکوٹ سے ایک مریض آیا تو اس وقت بھی کہیں جا رہے تھے، گاڑی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ گاڑی سے اتر کر مریض کو دیکھا اور ان کو نسخہ لکھ کر دیا۔ اور اکثر مریضوں کو اپنی جیب سے دوائی خرید کے دیتے تھے۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ ایک عورت نے مجھے بتایا کہ ان کے والد کو ہارٹ اٹیک ہوا تو وہ گھر میں تنہا تھے یعنی اس عورت کے والد تو انہوں نے گھر جا کے مریض کو دیکھا، بچوں کو فون کیا اور جب تک ان کے بچے گھر نہیں آ گئے اس وقت تک ان کو چھوڑا نہیں۔ مریض کے پاس بیٹھے رہے۔ ہر سال بڑے اہتمام سے انگلستان اور قادیان کے جلسے میں شرکت کرنے کے لیے جاتے تھے۔ محنت کی بڑی عادت تھی۔ انہوں نے بڑی ہمت سے ہمیشہ کام کیا ہے۔ ان کی بیٹی کہتی ہیں کہ وفات کے بعد مجھے کہا کہ میرے ساتھ اپنی امی کی تمام چیزوں کے انتظامات میں مدد کرو۔ کام مکمل ہونے پر اس قدر شکر گزار ہوئے کہ مَیں شرمندہ ہوتی گئی اور یہ کام کرتے ہوئے ایک بات بار بار مجھے کہتے تھے کہ بیٹی سب کام جلدی جلدی آج ہی مکمل کر لو کیونکہ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اس وقت تو میں نے ان کی بات پر زیادہ دھیان نہیں دیا اور پھر زیادہ پوچھا بھی نہیں کیونکہ اپنی خوابیں وغیرہ بھی بہت زیادہ نہیں بتایا کرتے تھے مگر بعد میں بھائی نے بتایا کہ آپ نے اپنے بارے میں کوئی خواب دیکھی تھی اور کہا تھا کہ میرا وقت اب کم ہے۔ وفات سے ایک گھنٹہ قبل بھی صبح نو بجے سے ایک بجے تک اپنے گھر سے ملحقہ کلینک میں مریض دیکھ رہے تھے۔ ایک بجے گھر آئے۔ وضو کر کے مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کا ارادہ تھا۔ بستر پر بیٹھ کر جوتے اتارتے اتارتے اچانک ان کو میسیو (massive) ہارٹ اٹیک ہوا اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

ہمسایوں سے بھی پیار کا تعلق تھا اور ہمسائے بھی ان کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ شعری اور ادبی شوق بھی تھا۔ درثمین، کلامِ محمود اور درّ عدن کی نظمیں بڑے ترنّم سے پڑھا کرتے تھے۔ کئی کیسٹ بھی انہوں نے ریکارڈ کروائے۔ اچھے شعر کو خوب سراہتے تھے۔ علمی ذوق رکھنے والے تھے۔ سید حسین احمد مربی سلسلہ ہیں، ان کے ہم

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں‘‘

(خطاب بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دعا: عبدالرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

زلف بھی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جب لندن سے جماعت کی، ہسپتال کی خدمت کے لیے پاکستان گئے ہیں اور لاہور سے جب ٹرین پر (ربوہ) اُترے تو سیدھے پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں چلے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے انہیں اندر بلالیا اور پھر انہوں نے جب پوچھا کہ آ گئے؟ تو انہوں نے کہا جی حضور حاضر ہو گیا ہوں۔ تو حضورؒ نے پھر فرمایا کہ آپ کا گھر مَیں نے سفیدی وغیرہ کروا کر بند کر دیا ہے آپ جائیں اور ناظر اعلیٰ سے چابی لے لیں اور وہاں اس میں رہیں۔ کہتے ہیں جب میں گھر گیا، کھولا تو اندر دو چارپائیاں پڑی ہوئی تھیں۔ پھر مزید چارپائیاں جا کے انہوں نے اپنے لیے خریدیں۔ گھر کا سامان لیا اور وہاں رہائش اختیار کر لی۔ کوئی نخرہ نہیں تھا، کوئی کچھ نہیں تھا کہ مَیں ولایت سے گیا ہوں۔ اور پہلے سال ہی جلسے پہ ان کے مہمان آ گئے تو جلسے کے دنوں میں خود بھی پرالی پر سوتے تھے اور اپنا گھر جو تھا وہ مہمانوں کو دے دیا۔ اپنے سسر مولانا عبدالمالک خان صاحب کی بڑی خدمت کی۔ اپنی ساس کی بڑی خدمت کی۔ حسین صاحب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب بتایا کرتے تھے کہ میرے ساتھی ڈاکٹر جو بڑے بڑے عہدوں پر فائز تھے مجھے پوچھتے تھے کہ تم ربوہ جیسی چھوٹی سی بستی میں جو کام کرتے ہو اس کا معاوضہ تمہیں کیا ملتا ہے؟ کہتے ہیں میں جواب دیا کرتا تھا کہ لوگوں کو اندازہ نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ لوگ سمجھ سکتے ہو کہ میں ربوہ میں بیٹھ کر جو کام کر رہا ہوں اس کا کیا معاوضہ ہے۔ جو دعائیں ہیں اس کا کوئی معاوضہ، اس کی قیمت نہیں ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، حضرت سیدۃ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہؓ کی خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وفات کے وقت اسلام آباد میں حضور کے پاس رہے۔ اسی طرح ان کو اَور بزرگوں کی خدمت کی توفیق ملی۔

ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کہتے ہیں کہ اگر میں یہ لکھوں کہ غریبوں کا ڈاکٹر اس شہر سے رخصت ہو گیا تو مبالغہ نہ ہو گا۔ آپ نے نصف صدی سے زائد عرصہ اس علاقے کے غریب، نادار مریضوں کی بلا امتیاز مذہب و ملت خدمت کی ہے۔ آپ جب ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر تھے تو ہسپتال کی مختلف اشیاء کی خرید کے لیے خود لاہور جاتے۔ مارکیٹ سے ریٹس (rates) کا جائزہ لے کر اچھی اور معیاری اشیاء خرید کر لاتے اور اکثر سارا دن اس میں خرچ ہو جاتا تاہم جماعتی اموال کو درد اور دیانت داری سے خرچ کرنا بھی آپ کا وصف تھا۔ ہسپتال میں الٹراساؤنڈ اور اینڈوسکوپی کے شعبہ جات کا آغاز بھی آپ نے کیا۔ ابتدا میں پیدل اور سائیکل پر بعض بزرگ ہستیوں اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کے گھر جا کر دیکھا کرتے تھے، ہدایات دیتے تھے۔ فضل عمر ہسپتال کے حوالے سے کہا کرتے تھے کہ خلفائے احمدیت کی دعائیں اس کے ساتھ ہیں اور میں نے علاج معالجہ کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بہت سے معجزے ہوتے دیکھے ہیں۔

ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب لکھتے ہیں کہ فضلِ عمر ہسپتال کی خدمت جو اندازاً تیس سال پر محیط ہے۔ اس دوران ان پر بعض ابتلا بھی آئے اور خدا تعالیٰ کا یہ عاجز اور درویش بندہ سرِ تسلیم خم کرتا رہا اور کوہِ وقار بن کر خدا تعالیٰ کے حضور دعا گو رہا اور سلطان مبشر صاحب نے یہ صحیح لکھا ہے۔ بعض باتیں میرے علم میں بھی ہیں اور مجھے پتا ہے بڑے وقار سے انہوں نے کوئی حرفِ شکایت لائے بغیر بعض مشکلات جو پیش آئیں یا ابتلا جو آئے ان کو برداشت کیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو بہت نوازا اور کبھی عہدیداروں کے متعلق کوئی شکایت یا اپنے ساتھیوں کے متعلق شکوہ یا کوئی زیادتی کبھی دوسروں سے بیان نہیں کی۔ ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب ہی لکھتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ صرف امیروں کا یا بزرگوں کا نہیں ہر ایک کا علاج ان کا وصف تھا جیسا کہ بتایا گیا ہے۔ اب ڈاکٹر سلطان مبشر صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ دوپہر کے وقت رحمت علی صاحب ڈرائیور کی اہلیہ ایمرجنسی میں آئیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو ہسپتال آنے کی درخواست کی تو چند منٹ میں اپنے گھر دارالعلوم شرقی سے تشریف لے آئے۔ گھر ہسپتال میں بھی نہیں تھا۔ یہ محلہ ربوہ کے بالکل دوسرے کنارے پر ہے۔ وہاں ان کا گھر تھا۔ وہاں سے فوراً آ گئے۔ جماعت کے وفادار تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نوجوان ڈاکٹرز اپنے افسرِ بالا کی حد سے متجاوز تادیبی سختیوں سے جُز بز ہوتے تو ہمیں بڑے پیار سے بیٹھ کر سمجھاتے کہ ہمیں ہر حال میں نظام کی اطاعت کرنی ہے اور صبر کا مظاہرہ کرنا ہے۔

اور ان کی اہلیہ شوکت صاحبہ کی جب وفات ہوئی ہے تو اس کے اگلے دن ان کے دو بھانجوں کی دعوتِ ولیمہ تھی تو اسی دن آپ نے دلہا کے گھر جا کے بتایا کہ میری اہلیہ کی وفات ہو گئی ہے مگر آپ فنکشن ضرور کریں اپنے فنکشن کو بند نہ کریں کیونکہ ان کی اہلیہ دلہا کی جیسا کہ میں نے کہا خالہ تھیں۔ حسین صاحب کے دولڑکے دلہا تھے۔ دونوں کی دعوت ولیمہ بھی تھی لیکن انہوں نے کہا کہ آپ ضرور فنکشن کریں۔ یہ نہیں ہے کہ اس کو روک دیں اور ان کے بیٹے ڈاکٹر محمود نے کہا کہ مَیں پھر دعوت میں نہیں جاتا، گھر رہتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا نہیں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے اور اس کی تلقین کی اور کہتے ہیں یہ کہا کہ ایسے ہی موقعوں پر تو انسان کی آزمائش ہے اور صبر اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا پتا چلتا ہے۔ پھر بیٹے کو ساتھ لے کر باقاعدہ دعوت میں بھی شامل ہوئے اور محلے میں اس امر کا اہتمام کیا کہ دعوتِ ولیمہ کے وقت تک وفات کی اطلاع کسی کو نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان سے رحمت اور مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے بچوں کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان بچوں کے ماں باپ اوپر تلے فوت ہوئے ہیں۔ ان دونوں میاں بیوی کی جو نیکیاں ہیں ان کو اللہ تعالیٰ ان کے بچوں میں بھی جاری رکھے۔ ان کی والدہ جیسا کہ میں نے کہا حیات ہیں اور کافی بیمار بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9907: مَیں عشائنہ زوجہ مکرم ایس عبدالعزیز صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن احمدیہ مسلم جماعت (144 جے نگر) 6th اسٹریٹ ڈاکخانہ نلّور ضلع ترپور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍دسمبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: نیکلس 16 گرام، چین 8 گرام، کان کی بالیاں 4 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، حق مہر -/12,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس عبدالعزیز — الامۃ: عائشہ — گواہ: مولوی ابوالحسن عابد

مسل نمبر 9909: مَیں عبدالروحد ولد مکرم پنچکوری شیخ صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن بھرتپور ڈانگا پاڑا ڈاکخانہ بھرتپور ضلع مرشدآباد صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29؍اکتوبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی مکان 900 مربہ فٹ زمین پر مشتمل بمقام بھرتپور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد رستم احمدی — العبد: عبدالروحد — گواہ: مشرف حسین

مسل نمبر 9910: مَیں خلیل اللہ۔ کے۔ ایس ولد مکرم شریف۔ کے۔ پی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال، ساکن کنّاڈی پارام بن ڈاکخانہ Karappuram ضلع کلکولم صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت سالانہ -/500 روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شامل احمد۔ ٹی۔ کے — العبد: خلیل اللہ۔ کے۔ ایس — گواہ: نازل۔ کے۔ ایم

مسل نمبر 9912: مَیں دولت حسین ولد مکرم تجمل حسین صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 90 سال تاریخ بیعت 1962، ساکن رائے گرام ڈاکخانہ رائے گرام ضلع وردھمان صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 1 بیگھا 5 کاٹھا (18000 مربہ فٹ) بمقام رائے گرام۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/2800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رستم احمدی — العبد: دولت حسین — گواہ: اشرف حسین

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.
طالبِ دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

واقفین نو کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات

SAINT PRIX کے میئر اور وائس پریذیڈنٹ فرنچ مسلم کونسل (یونین) کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

فیملی ملاقاتیں، اعلانات نکاح، غیر از جماعت معزز مہمانان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

7 اکتوبر 2019ء (بروز سوموار)

بقیہ رپورٹ

واقفین نو کی حضور انور کے ساتھ ملاقات

6 بجکر 20 منٹ پر واقفین نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم شایان اکرم نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم فرید احمد اور فرنچ ترجمہ عزیزم حسنین احمد نے پیش کیا اس کے بعد عزیزم شرجیل احمد دانش نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے منظوم کلام!

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

سے چند منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں عزیزم سمیر احمد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ کا اردو اور فرنچ زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک سب سے افضل ہے؟ فرمایا: وقت مقررہ پر نماز کی ادائیگی۔ پھر پوچھنے پر فرمایا اس کے بعد والدین سے حسن سلوک اور پھر جہاد فی سبیل اللہ۔

اسکے بعد عزیزم توصیف احمد نے رسالہ الوصیت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا اور عزیزم ادریس حدوی نے اسکا فرنچ ترجمہ پیش کیا۔

اقتباس از رسالہ الوصیت

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اُس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ (المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اِسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُسکی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور اُن کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اُس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَلَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

اس کے بعد عزیزم فارس احمد، طلال احمد، ہاشم اشتیاق اور مغفور احمد نے حضرت مسیح موعودؑ کے قصیدہ سے پانچ اشعار پیش کیے۔

پریزنٹیشن

بعد ازاں ڈاکٹر طلحہ رشید صاحب نے درج ذیل پریزنٹیشن دی: ڈی این اے میں معمولی تبدیلی ایک غیر فعال پروٹین کی پیداوار کا باعث بن سکتی ہے۔ اسکے کچھ سنگین نتائج ہو سکتے ہیں، کیونکہ یہ پروٹین سیل کے اندر اپنا کردار ادا نہیں کرے گی۔ 2008ء میں بچوں کے ڈی این اے میں ایک ایسا تغیر دیکھا گیا جو پٹھوں کی بیماری جسے رابڈ ومائیومسی Rhabdo-myomysis کہا جاتا ہے کا باعث بن رہا تھا۔ یہ بیماری پٹھوں میں نقص کا باعث بنتی ہے۔ یہ ایک نقصان دہ صورت حال ہے کیوں کہ پٹھوں کی مذکورہ خرابی غیر فعال پروٹین کے خون میں شامل ہونے کا باعث بنتی ہے۔ خون میں ایسے عناصر کی موجودگی دل اور گردے کو متاثر کر سکتی ہے۔ ہارٹ اٹیک یا گردوں کی ناکامی کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ اور جب پٹھوں کو پہنچنے والا یہ نقصان شدید ہو تو مریض کی موت کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ مرض رابڈ ومائیومسی Rhabdomyomysis مختلف وجوہات جیسے انفیکشن، منشیات کا استعمال، بخار، طویل روزے یا جینیاتی تغیرات کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ تمام چیزیں انسانی جسم میں موجود جین LPIN1 کو متاثر کرتی ہیں جس سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ پیرس کے ہسپتالوں میں کچھ ایسے بچے لائے گئے کہ ان کے جین LPIN1 پر اس مرض کا حملہ بہت شدید تھا۔ یہ 6 سال سے کم عمر بچوں پر اثر انداز ہو رہا تھا، اور ایک اہم مسل کی خرابی کا باعث بن رہا تھا جس کے نتیجے میں 30 فیصد کیسز میں بچوں کی موت واقع ہوئی۔

میڈیکل ٹیم یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ یہ مرض کس طرح سے جین LPIN1 کو متاثر کر رہا ہے۔ یہیں پر ایک خاص قسم کی چربی پیدا ہو کر خون کے خلیوں میں داخل ہو رہی تھی جو مسل کو متاثر کرتی تھی۔ لیپین 1 خلیوں میں چربی کی پیداوار میں شامل ہے جو خلیے کے ذریعہ توانائی میں تبدیل ہوتا ہے۔ اس طرح لیپین ون کی غیر موجودگی میں ہم میں چربی جمع نہیں ہونی چاہیے لیکن جب ہم انسانی عضلات کے نمونوں کا تجزیہ کرتے ہیں تو ہم نے دیکھا کہ غیر فعال لیپین 1 پروٹین رکھنے والے بچوں کے پٹھوں میں بہت ساری چربی موجود ہے۔ یہاں ایک واضح تضاد تھا۔ اس کی تفتیش کیلئے ہم نے ایک چوہے پر تجربات کیے۔ ماؤس ماڈل میں ملتے جلتے تغیر اور بیماری پیدا کی۔ ہم ایک ایسا ماؤس ماڈل بنانے میں کامیاب ہو گئے جس میں پٹھوں کے مرض کی ویسی ہی خصوصیات موجود تھیں، تجربات کے دوران ہم نے چوہوں کے پٹھوں میں حیران کن طور پر زیادہ چربی جمع ہوتے دیکھا۔ اس ماڈل نے تحقیقات کو آگے بڑھانے میں ہماری بہت مدد کی۔

ہم نے 3 سالوں کے دوران بہت سارے تجزیے کیے اور پتہ چلا کہ لیپین ون پروٹین کی عدم موجودگی سے خلیوں کا ایک عنصر متاثر ہوا تھا، سیل کے اس عنصر کو اینڈو پلاسمک ریٹیکولم کہا جاتا ہے، اور یہ کیلشیئم بیلنس، پروٹین فولڈنگ جیسے بڑے حیاتیاتی عمل کیلئے بہت اہم ہے...... ہم نے ظاہر کیا کہ لیپین ون پروٹین کی عدم موجودگی میں یہ اینڈو پلاسمک ریٹیکولم (ER) متاثر ہوتا ہے جو کہ ER میں ایک اہم تناؤ کا باعث بنتا ہے جسے ER-Stress کہتے ہیں۔ ER میں کچھ پروٹین ہوتے ہیں جن کو SREBP1-c اور SREBP2 کہا جاتا ہے۔ جب ER تناؤ ہوتا ہے تو یہ خلیہ کے نیوکلئس کو متاثر کرتا ہے۔ نیوکلئس کے اندر یہ پروٹین ڈی این اے سے منسلک ہو جاتے ہیں جس سے چربی کی پیداوار میں شامل جینز کی مقدار میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

ہمارا مفروضہ یہ تھا کہ فعال لیپین 1 پروٹین کی عدم موجودگی میں ایک اہم چیز ER تناؤ ہوتا ہے جو SEREBP1-c/SREBP2 پروٹینز کو نیوکلئس میں چھوڑ دیتا ہے جو چربی کی پیداوار میں شامل جینز کی سرگرمی کو بڑھانے کیلئے ڈی این اے کو متاثر کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے بیمار پٹھوں میں تناسب سے زیادہ چربی جمع ہوتی ہے۔ ہم نے بہت سارے تجربات کر کے اس نظریہ کا ثبوت مہیا کیا اور تصدیق کی۔

آخر میں ہم نے چوہوں کا TUDCA نامی دوائی سے علاج کیا جو ER تناؤ کو دور کرنے کیلئے جانی جاتی ہے، اور مریضوں کو جگر کی بیماری جیسے دیگر امراض کا سامنا کرنے کی صلاحیت مہیا کرتی ہے، تجربات سے ظاہر ہوا کہ یہ چوہوں میں بیماری کی بہت سی خصوصیات کو درست کر رہی ہے، اور اس میں بہتری لانے میں مدد فراہم کر رہی ہے۔ اگلا مرحلہ کلینیکل ڈاکٹروں کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے تا کہ اس بات کی تصدیق کی جا سکے کہ واقعی یہ دوا ایل پی این ون جین میں تغیر کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری رابڈ ومائیومسی Rhabdomyomysis کے مریض کو دی جا سکتی ہے۔

ایک اور پریزنٹیشن

اسکے بعد عزیزم اسامہ ابدال ربانی نے فرانس کے مشہور پہاڑی سلسلوں کے تعارف پہ مشتمل ایک پریزنٹیشن دی۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ’’اور زمین کو ہم نے بچھا دیا اور اس میں ہم نے مضبوطی سے گڑے ہوئے (پہاڑ) ڈال دیے اور اس میں ہر قسم کی متناسب چیز اگائی۔‘‘ (الحجر:20)

اس سلسلہ میں خاکسار نے فرانس کے مشہور پہاڑی سلسلوں کے متعلق چند معلومات اکٹھی کی ہیں جو پیارے آقا کی خدمت میں پیش ہیں: سب سے پہلے میں الپس (Alps) کے پہاڑی سلسلہ کے بارہ میں چند معلومات آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ الپس سب سے اونچے اور وسیع پیمانے پر پہاڑی سلسلے کا نظام ہے جو یورپ میں واقع ہے اور آلیپائن کے 8 ممالک ــــ (مغرب سے مشرق) کے پارلگ بھگ 1200 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ ان ممالک میں سوئٹزر لینڈ، اٹلی، آسٹریا، لیچسٹین، جرمنی، فرانس، موناکو، سلووینیا، شامل ہیں۔

موں بلاں (Mont Blanc)، اس پہاڑی سلسلہ میں واقع جنوبی یورپ کا سب سے اونچا پہاڑ ہے جسکی اونچائی 4808 میٹر ہے۔ موں بلاں فرانس کے شہر شامونی میں واقع ہے۔ موں بلاں کے لفظی معنی سفید پہاڑ کے ہیں کیونکہ یہ سارا سال برف میں ڈھکا رہتا ہے اس پہاڑ کو ہر سال تقریباً 50 لاکھ لوگ دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔ موں بلاں کے اطراف میں سکی (ski) کے راستے بھی ہیں جہاں لوگ خاص طور پر موسم گرما میں سکی کرنے کیلئے آتے ہیں۔ موں بلاں کے بیچ میں ایک ٹنل بھی ہے جسکا افتتاح 19 جولائی 1965ء میں ہوا تھا۔

یہ ٹنل فرانس کے شہر شامونی (Chamonix) اور اٹلی کے شہر کورمایور (Courmayeur) کو آپس میں ملاتا ہے۔ اس ٹنل کو تیونل دے موں بلاں (Tunnel de Mont Blanc) کہا جاتا ہے۔

آلپس میں واقع ایک اور مشہور پہاڑ ہے جس کا نام باردے ایکریں (Barres des Ecrins) ہے۔ اس پہاڑ کی اونچائی تقریباً 4100 میٹر ہے اور یہ پہاڑ پلوو (Pelvoux) کے شہر میں واقع ہے۔ ان پہاڑوں میں چند مشہور دریاؤں کے نام پو (Pau) اور رون (Rhone) ہیں۔

اس کے بعد پی رے نے (Pyrénées) جنوب مغربی یورپ کا ایک پہاڑی سلسلہ ہے جو فرانس اور سپین کے درمیان قدرتی سرحد ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی اینٹوں کی ہے جس کی بلندی 3404 میٹر ہے۔ یہاں ایک قابل دید جھیل بھی پائی جاتی ہے جس کا نام لک دارتوست (lac d'Artouste) ہے۔ یہ جھیل کافی مشہور ہے۔

آخر میں ماسیف سینٹرل کے پہاڑی سلسلہ کے متعلق چند معلومات پیش ہیں۔ ماسیف جنوبی فرانس کے وسط میں ایک پہاڑی علاقہ ہے جو نوک دار اور چوٹیوں اور متوازن اونچائیوں پر مشتمل ہے۔ یہ اتنا بڑا ہے کہ فرانس کے کل رقبہ کا 15 فیصد بنتا ہے۔ اس میں سب سے اونچا پہاڑ پوئی دے سانسی ہے۔ یہ ایک قدیم اسٹرو ولکانو (astro volcano) کا حصہ ہے جو تقریباً 220000 سال سے غیر فعال ہے۔ اس پہاڑ کی اونچائی 1886 میٹر ہے۔

واقفین نو کے سوالات کے جوابات

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واقفین نو بچوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ حضور کو اگر خلیفہ بننے کا موقع نہ ملتا تو حضور کیا بنتے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں پہلے بھی دین کی خدمت کر رہا تھا، ویسے بھی جماعت کی خدمت کرتا رہتا۔ باقی میں کسی موقع کی تلاش میں نہیں تھا اور نہ کوئی ہوسکتا ہے۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ حضور کو فرانس کا جلسہ کیسا لگا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو جلسہ نہیں، چھوٹی سی جلسی تھی۔ وہاں ابھی یو کے میں خدام الاحمدیہ کا اجتماع ہوا ہے، ان کی حاضری تقریباً 6000 تھی اور تمہارے پورے جلسہ کی حاضری 2700/2800 تھی۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ کیا مسلمان ماؤں کے قدموں میں جنت ہوتی ہے تو کیا غیر مسلمان ماؤں کے قدموں میں جنت نہیں ہوتی؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر ماں جو اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے، اس کو نیک بناتی ہے تو ظاہر ہے وہ نیکیاں کرے گا اور جنت میں جائے گا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ماؤں کی خدمت کرنی چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو مائیں دین دار ہیں وہ اپنے بچوں کو نیک بناتی ہیں، دین بھی سکھاتی ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا سکھاتی ہیں اور ان کو اچھے اخلاق بھی سکھاتی ہیں ٹھیک ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ باقی تمہیں یہ کہا گیا ہے کہ اپنی ماں کی خدمت کرو، کہنا مانو، اور اس میں ماؤں سے کہا گیا ہے کہ اپنے بچوں کی نیک تربیت کرو۔ باقی اللہ تعالیٰ نے جنت میں لے کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ کس کو لے کر جاتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو مائیں اپنے بچوں کی نیک تربیت کریں، ان کو اللہ تعالیٰ کا بھی پتا لگ جائے اور اس کی عبادت کرنے والے ہوں اور مخلوق کی خدمت کرنے والے ہوں اور ان کا حق ادا کرنے والے بھی ہوں ان کے بارے میں یہ ہے کہ وہ جنت میں جانے والے ہوں گے۔ لیکن انسان مسلمان ہو یا غیر مسلم اچھا انسان وہی ہے جو اپنے ماں باپ کی عزت کرتا ہے، احترام کرتا ہے، جو صحیح باتیں مانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی یہی کہا ہے ان کی باتیں مانو اور ان کی خدمت کرو لیکن اگر وہ کہیں کہ اللہ کے مقابلہ میں شریک بناؤ تو پھر ان کی بات نہیں ماننی۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ آپ نے کتنے ممالک وزٹ کیے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کافی ملک وزٹ کئے ہیں۔ رپورٹس پڑھ کر گنتی کر لینا۔ میں نے 35 یا 36 ملک وزٹ کیے ہوں گے۔

☆ایک واقف نو نے سوال کیا کہ حضور ابھی میں 15 سال کا ہوں اگلے سال میں جامعہ جاسکتا ہوں یا نہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جامعہ جانے سے عمر کا سوال نہیں ہے۔ جامعہ جانے کیلئے سیکنڈری اسکول پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر تم نے سیکنڈری اسکول پاس کرلیا ہے اور جامعہ کے interview پاس کر لیتے ہو اور وہ کہتے ہیں ٹھیک ہے، ہم تمہیں لے لیں گے تمہاری تعلیم کے مطابق بھی اور تمہارے مذہبی علم کے مطابق بھی۔ ان کا ٹیسٹ دے کر پھر چلے جاؤ گے۔ 15، 16، 17 سال کا سوال نہیں ہے، 15، 16 سال سے لے کر 18 سال کی عمر تک جامعہ جاتے ہیں۔ لیکن سیکنڈری اسکول پاس کرنا پڑتا ہے۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ آپ کو گوشت کونسا پسند ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے گوشت کوئی زیادہ پسند نہیں ہے۔

☆اسی واقف نو بچے نے عرض کیا کہ حضور انور کو fish پسند ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: fish پسند ہے۔ باقی جانوروں کے گوشت کھا کر دانت ہی خراب ہو جاتے ہیں۔ جو زیادہ گوشت کھاتے ہیں ان کے دانت خراب ہو جاتے ہیں اس لیے balance خوراک کھانی چاہیے۔ اس لیے سبزی بھی کھانی چاہیے، دالیں بھی کھانی چاہئیں، گوشت بھی کھانا چاہیے، گوشت کھانے کے لیے زیادہ نخرے نہ کیا کرو۔

☆ایک واقف نو بچے نے سوال کیا کہ آپ کے Bodyguard کیسے بنتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان سے پوچھیں۔ میرا خیال ہے جو کچھ نہیں کرتے وہ Bodyguard بن جاتے ہیں۔ تم پڑھائی کرو اور کسی قابل بنو۔ تم ڈاکٹر بنو یا ٹیچر بنو۔

☆واقف نو بچے نے عرض کیا کہ میں نے مربی صاحب بننا ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مربی بننا، صاحب نہ بننا۔ اگر تم صاحب بن گئے تو پھر کام سے گئے۔ مربی صرف مربی رہے تو بڑا اچھا رہتا ہے۔ جہاں وہ صاحب بن گیا تو سمجھو کہ وہ ہمارے کام سے گیا۔

☆ایک واقف نو بچے نے عرض کیا کہ حضور انور کو سپورٹس میں کیا پسند ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب تو میں کھیلتا نہیں لیکن بچپن میں میں کرکٹ بھی کھیلتا رہا ہوں، badminton بھی کھیلتا رہا ہوں۔

واقفین نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس سوا آٹھ بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے۔

SAINT PRIX کے میئر کی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

علاقہ SAINT PRIX (جہاں ہمارا مرکزی مشن ہاؤس دارالسلام اور مسجد مبارک ہے) کے میئر Jean-Pierre Enjalbert حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آئے ہوئے تھے۔ ایک وقت میں یہ میئر جماعت کا سخت مخالف تھا۔ اس نے جماعت کا موجودہ مشن ہاؤس بند کر دیا تھا اور یہ الزام لگا کر سیل کر دیا تھا کہ اس مشن ہاؤس سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

اس واقعہ کے کچھ ہی عرصہ بعد جب دسمبر 2004ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرانس دورہ پر تشریف لے گئے تو فرانس کے جلسہ سالانہ میں یہ میئر شامل ہوا اور حضور انور کی موجودگی میں اس نے اپنے ایڈریس میں کہا۔

’’آج اسلام کا جو چہرہ دوسرے افراد پیش کر رہے ہیں وہ ٹھیک نہیں ہے۔ یہ جماعت احمدیہ ہے جو اسلام کا پرامن اور خوبصورت رخ دکھا رہی ہے۔‘‘

یہ میئر اس وقت صرف 5 منٹ کیلئے آیا تھا۔ اپنے مختصر خطاب کے بعد جب حضور انور کا پر معارف خطاب سننے بیٹھا تو پھر اٹھ نہ سکا اور پورا خطاب سنا۔ بعد میں بھی آدھ گھنٹہ وہاں سپیشل مارکی میں بیٹھا رہا اور انتہائی متاثر ہو کر اور یہ کہہ کر واپس گیا کہ جو بھی آپ کا کام ہو مجھے بتائیں میں حاضر ہوں۔

پھر یہ میئر 10 راکتوبر 2008ء میں جب مسجد مبارک فرانس کا افتتاح حضور انور نے فرمایا تھا۔ حاضر ہوا تھا اور آج پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے آیا تھا۔ کہنے لگا کہ میں حضور کو دیکھ کر بہت خوش ہوں اور حضور سے ملنے آیا ہوں۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کا کام کیسا چل رہا ہے۔ اس پر میئر نے عرض کیا کہ ہمارا جو علاقہ ہے ایک قصبہ کی طرح ہے۔ سب کچھ اچھا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر میئر نے بتایا کہ انہیں اس پوسٹ پر 25 سال ہو گئے ہیں۔ لیکن اس ٹرم کے بعد اب میں یہ کام ختم کر رہا ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کیا تھک گئے ہیں یا آئندہ پارلیمنٹ میں جانا چاہتے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ کچھ نہ کچھ کام تو جاری رکھوں گا لیکن اب سیاست میں نہیں رہنا چاہتا۔

میئر نے عرض کیا کہ اب میں اپنے علاقے میں زیادہ توجہ Greenery پر دے رہا ہوں۔ ہم چاہتے ہیں کہ بغیر مصنوعی کھاد کے ہم اشیاء مہیا کریں۔ 2008ء سے میں نے کھاد کی چیزیں اسکولوں میں رکھنے سے منع کیا ہوا ہے۔ بغیر مصنوعی کھاد کے استعمال کے اشیاء ہم اسکولوں میں مہیا کر رہے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا دوسروں سے بھی کہیں۔

میئر نے عرض کیا کہ جماعت احمدیہ ہر سال، سال کے شروع میں مختلف علاقوں میں جا کر صفائی کرتی ہے۔ جماعت اس علاقے میں ہماری بہت مدد کرتی ہے۔ بغیر پیسوں کے کام کرتی ہے، باغوں کی صفائی بھی کرتی ہے۔

امیر صاحب فرانس نے عرض کیا کہ میئر ہر جگہ جماعت کی مدد کرتے ہیں جماعت کے حق میں بات کرتے ہیں۔

میئر نے عرض کیا مجھے اس قدر خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ میرے علاقے میں ہے۔ میں کسی اور پر اعتماد نہیں کرتا صرف جماعت احمدیہ پر اعتماد کرتا ہوں۔ مجھے پتہ ہے کہ کوئی اور مجھے کچھ بھی نہ دے لیکن میں جماعت سے جو مدد مانگوں گا جماعت مجھے دے دے گی۔ میئر نے کہا کہ میرا سارا شہر جماعت احمدیہ سے پیار کرتا ہے صرف میں ہی پیار نہیں کرتا۔

پلاسٹک کے لفافوں کو بین (BAN) کرنے کے حوالہ سے بات ہوئی تو میئر نے کہا کہ جہاں جہاں تک میرا دائرہ کار ہے میں نے وہاں پابندی لگا دی ہے۔ باقی ابھی اس پر بہت کام ہونے والا ہے، دکانوں وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا آدھی دنیا میں پولوشن اس پلاسٹک کی وجہ سے ہوئی ہے۔ گند سمندر میں جا کر پھینک رہے ہیں۔ انڈسٹریز کا جو Waste ہے۔ جو آلودگی ہے وہ سب پانی سمندر میں جاتا ہے اور پھر اس سے سمندر کی زندگی کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

میئر نے عرض کیا مجھے اس بات کا علم ہے کہ آپ کی جماعت درخت لگانے میں ہر وقت لگی رہتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: جنگلوں سے جو درخت کاٹے گئے ہیں کچھ انہوں نے دنیا کے ماحول کو خراب کیا ہے اور کچھ اب پلاسٹک تباہ کر دے گا۔

اس پر میئر نے کہا یہ 100 فیصد صحیح ہے۔ میئر نے عرض کیا کہ حضور ساری دنیا میں جاتے ہیں۔ بہت بڑی شخصیت ہیں حضور ہمارا ساتھ دیں۔ اس پر حضور نے فرمایا ہم ساتھ دیں گے۔ آپ کے علاقے کو ڈویلپ کرنے کیلئے مدد کریں گے۔

اس پر میئر نے کہا جماعت پہلے ہی بہت مدد کرتی ہے میں صرف پیار و محبت کیلئے یہاں آیا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا ہم جہاں بھی رہتے ہیں وہاں کے حالات کے لحاظ سے مدد کرتے ہیں۔ جماعت ہر جگہ یہ کام کرتی ہے اس پر میئر نے عرض کیا میں تو صرف حضور کو دیکھنے کے لیے آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ 11 سال بعد ملے ہیں تو یاد رکھا ہے۔ آپ کا شکریہ۔

میئر نے عرض کیا کہ حضور انور جو دنیا میں امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔ آپ تیزی سے اس کام کو آگے لے کر جائیں۔ میں حضور انور کے اندر جو چیز دیکھتا ہوں وہ مجھے دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی اسلام پر جو داغ لگائے جا رہے ہیں ان کو مٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ہم کر رہے ہیں۔ چھوٹے لیول پر کام ہوتا ہے پھر پھیلتا ہے۔ احمدی تو ہر جگہ کر رہے ہیں۔ امن کے قیام کیلئے ہم مختلف جگہ پروگرام کر رہے ہیں۔ اسلام کا صحیح چہرہ پیش کر رہے ہیں۔

میئر نے کہا ہمارے اس ٹاؤن کی آبادی 7000 رافراد پر مشتمل ہے۔ ریجن پیرس کے حساب سے یہ ایک چھوٹا سا علاقہ ہے اور بعض لوگ یہاں سے اپنے کام کاج کے سلسلہ میں پیرس منتقل ہو رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ جو لوگ یہاں سے جا رہے ہیں۔ اس کیلئے اگر یہاں فلیٹ ٹائپ سستے گھر بنائے جائیں تو جو لوگ شہروں سے باہر رہنا چاہتے ہیں وہ یہاں آ کر سستے گھروں میں رہیں گے اور آبادی بھی Maintain رہے گی۔

اس پر میئر نے عرض کیا کہ میری کوشش ہے کہ کوئی غریب بھی ہے تو ہم اس کو گھر دیں۔ سستی رہائش دیں، چھوٹے گھر بنائیں۔

حضور انور نے فرمایا اب زمانہ آ رہا ہے کہ لوگ چھوٹے گھر چاہتے ہیں تا کہ Maintain کر سکیں۔ اب بڑے گھروں کو سنبھالنا مشکل ہے۔ لوگ یہاں بڑے گھر فروخت کر رہے ہوں گے۔

اس پر میئر نے عرض کیا کہ حضور انور جو فرما رہے ہیں بالکل صحیح ہے۔ یہی میری سوچ ہے میں اس پر کام کر رہا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔

میئر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات 8 بجکر 45 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر میئر صاحب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد مبارک تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

اعلانات نکاح

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسنونہ خطبہ نکاح کے بعد فرمایا۔ چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔

عزیزہ زہرہ کنول بنت مکرم احمد اسلم صاحب (بلجیم) کا نکاح عزیزم قاسم عباس باجوہ ابن مکرم ندیم عباس باجوہ صاحب (بلجیم) کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ دانیہ نصیر بنت مکرم نصیر احمد صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم احتشام احمد ابن مکرم ذوالفقار علی صاحب (فرانس) کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ شہزین خالد بنت مکرم خالد مسعود صاحب جرمنی کا نکاح عزیزم انیل احمد انس ابن مکرم انس احمد صاحب (فرانس) کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے فرمایا: ”دعا کر لیں اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔“

اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

8 راکتوبر 2019ء (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 45 منٹ پر مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق 11 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فیملیز ملاقاتوں کیلئے تشریف لائے۔ سب سے پہلے مسجد کے حصہ میں 3 عرب فیملیز کے 26 رافراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان میں ایک بڑی فیملی کے سربراہ عبدالغنی BELARBI صاحب تھے۔ آپ کی فیملی کا تعلق الجزائر سے ہے۔ احمدی ہونے کی وجہ سے آپ کے خلاف الجزائر میں مقدمات قائم کئے گئے اور سزائیں بھی ہوئیں۔ موصوف نے بڑی بہادری سے ان مقدمات کا سامنا کیا۔

موصوف نے عرض کیا کہ والد صاحب نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے گاؤں میں اکیلے تھے، غیر احمدی فیملی ممبرز ان کو چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ حضور انور خواب میں تشریف لاتے ہیں اور فرماتے ہیں فکر نہ کرو خدا تعالیٰ یہ حالات جلد بدل دے گا۔

عبدالغنی صاحب کی والدہ بھی اس ملاقات میں موجود تھیں کہنے لگیں کہ میرے بچوں اور بچیوں پر احمدیت کی وجہ سے الجزائر میں پولیس کیس ہوا ہے ان کو چار چار سال قید کی سزا ملی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو تقدیر میں لکھا ہے وہ تو ان کیلئے ہو گا۔ میں حضور انور کی خدمت میں صرف یہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو جماعت کا اور خلافت کا وفادار بنائے اور ہمیشہ یہ خلافت سے چمٹے رہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آپ فکر نہ کریں مجھے پتا ہے آپ کے بچے وفادار ہیں۔ اس پر ان بچوں کی والدہ بہت خوش اور مطمئن ہوئیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں دیگر فیملیز اور بہت سارے افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

آج صبح کے اس سیشن میں اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والوں کی تعداد 103 تھی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں، بچیوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر 2 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

بعض تقریبات کا ذکر

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک اہم تقریب کا انعقاد یونائیٹڈ نیشن (UNO) کے ایک ادارہ UNESCO کے ہیڈ آفس کی عمارت کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ ملک مالی

کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کے ایمبسیڈر کے توسط سے UNESCO کی طرف سے اس تقریب کے انتظامات کیے گئے تھے۔

قبل ازیں ملکی لیول پر برٹش پارلیمنٹ، کیپیٹل ہل، نیوزی لینڈ پارلیمنٹ اور ڈچ پارلیمنٹ میں تقاریب منعقد ہوئی تھیں اور حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطابات فرمائے تھے۔

پھر تمام یورپین ممالک کی ''یورپین پارلیمنٹ'' میں حضورانور کے اعزاز میں تقریب منعقد ہوئی جس میں حضورانور نے خطاب فرمایا۔

آج کا دن بھی اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک تاریخ ساز دن تھا کہ کسی ملک کی پارلیمنٹ یا ادارہ میں نہیں بلکہ عالمی لیوَل پر ایک عالمی ادارہ UNESCO میں جہاں دنیا کے سب ممالک کی نمائندگی ہوتی ہے۔ حضورانور کے اعزاز میں ایک تقریب کا انعقاد کیا جا رہا تھا۔

دنیا کے کسی بھی عالمی ادارہ کے اندر یہ پہلی ایسی تقریب تھی جس میں خلیفۃ المسیح خطاب فرما رہے تھے۔ ان شاءاللہ العزیز اب یہاں سے بھی جماعت کیلئے عظیم الشان کامیابیوں، انقلابات اور فتوحات کے باب کھولے جائیں گے۔

پروگرام کے مطابق 3 بجکر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مشن ہاؤس دارالسلام سے اس تقریب کیلئے روانہ ہوئے۔

UNESCO کی بلڈنگ پیرس شہر کے سینٹر میں ہے۔ اس بلڈنگ کے قریب ہی ہوٹل Pullman میں کچھ دیر کیلئے قیام کا انتظام کیا گیا تھا جہاں بعض مہمانوں کا حضورانور سے ملاقات کا پروگرام بھی تھا۔ 4 بجکر 15 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہوٹل Pullman میں تشریف آوری ہوئی۔

وائس پریذیڈنٹ فرنچ مسلم کونسل (یونین) کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

ساڑھے 4 بجے فرنچ مسلم کونسل (یونین) کے وائس پریذیڈنٹ Mr. Anouar Kbibech نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ موصوف فرنچ مسلم شخصیت ہیں اور مراکن نژاد ہیں۔ یہ پہلے مسلم یونین کے پریذیڈنٹ بھی رہے ہیں اس وقت وائس پریذیڈنٹ ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہم فرانس کے مسلمانوں کی طرف سے خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ 2 سال قبل وہ مسلم یونین کے صدر رہے۔ اب نائب صدر ہیں۔

حضورانور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ فرانس کی 66 ملین آبادی میں سے 5 ملین مسلمان ہیں اور اس وقت فرانس میں مسلمانوں کی 2500 مساجد ہیں اور یہ سب فرانس کی مسلم کونسل کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہمیں اماموں کی ضرورت ہے، ہم امام ٹرینڈ کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو سکھانا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارے لیے مسئلہ بنا ہوا ہے۔ حضورانور نے فرمایا غالباً 1926ء میں یہاں پیرس میں ایک مسجد بنی تھی۔ بڑی مسجد تھی اور یہاں کی پہلی مسجد تھی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا آپ اپنے اماموں کو کس طرح ٹرینڈ کرتے ہیں؟

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ ہمارے پاس آٹھ انسٹی ٹیوٹ ہیں جو اماموں کو ٹرینڈ کرتے ہیں۔ ایک سال میں ہمیں ایک صد پچاس امام تیار کرنے ہوتے ہیں۔ ہم کو ہر سال 15 صد امام چاہئیں۔ 2 سے 3 صد مزید مساجد کی تعمیر ہمارے پراسس میں ہے۔

حضورانور نے دریافت فرمایا: آپ کو مساجد کے لحاظ سے دو ہزار پانچ صد امام چاہئیں۔ کیا آپ کے پاس اتنے امام نہیں ہیں۔ اس پر موصوف نے عرض کیا ہمارے فُل ٹائم امام نہیں ہوتے۔ وقتی ہوتے ہیں۔ امام بنتے ہیں، کچھ وقت کام کرتے ہیں اور پھر چلے جاتے ہیں۔ ان کی ٹریننگ بھی پوری نہیں ہوتی۔ ہم نے تین چار سال مکمل ٹریننگ کا عرصہ رکھا ہوا ہے۔ امام جو آتے ہیں وہ پوری ٹریننگ نہیں کرتے۔ پہلے ہی فارغ ہو کر چلے جاتے ہیں۔ صرف کچھ لوگ اپنی ٹریننگ پوری کرتے ہیں۔ اکثریت تو 2 سال بعد چلی جاتی ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ ہم اپنی کمی کو پورا کرنے کیلئے الجیریا، مراکش اور ترکی سے امام منگواتے ہیں۔ ان کو حکومت کی طرف سے چار سال کا ورک پرمٹ ملتا ہے۔ پھر واپس جانا پڑتا ہے۔

موصوف نے عرض کیا کہ پیرس حملہ کے بعد اسلاموفوبیا بہت زیادہ ہوا ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا۔ تو پھر اس کے ردّ کیلئے آپ نے کیا کوشش کی ہے۔

اس پر وائس پریذیڈنٹ نے جواب دیا کہ ہم کوشش کرتے ہیں کہ ان کو بتائیں کہ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اسلام دہشت گردی کے خلاف ہے۔ ہم ان کو اسلام کی اچھی تعلیم بتاتے ہیں۔

حضورانور کے اس سوال پر کہ آپ جہاد کی کیا تعریف کرتے ہیں؟ موصوف نے عرض کیا کہ سب سے پہلا جہاد ''جہاد بالنفس'' ہے۔

اس پر حضورانور نے فرمایا۔ آپ اس پر قائم رہیں اور مسلمانوں کو بھی اسی پر راسخ کر دیں تو مسلمانوں کے خلاف جہاد کا جو غلط نظریہ بنا ہوا ہے وہ دور ہو جائے گا۔

حضورانور نے فرمایا: آج کل لابنگ (Lobbying) کا دور ہے۔ آپ لابنگ کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے۔ ان لوگوں کو جہاد کی صحیح تعلیم بتائیں ان کے ذہن صاف ہو جائیں گے اور اسلاموفوبیا ختم ہو جائے گا۔

موصوف نے سوال کیا کہ احمدیوں کا غیر احمدیوں اور سنّی مسلمانوں کے ساتھ تعلق کیسا ہوتا ہے؟

اس پر حضورانور نے فرمایا۔ اسلام میں ایک دو فرقے تو نہیں۔ 72 فرقے ہیں اور ہم ملا کر 73 بن جاتے ہیں۔ ہر فرقہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرتا ہے۔ پہلے سب فرقے ایک ہو جائیں اور متحد ہوں تو ایک اچھا تاثر دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔

سنّی مسلمانوں کے ساتھ جہاں تک تعلق ہے تو سنّی مسلمانوں کی اکثریت حضرت امام ابوحنیفہؒ کے ماننے والوں میں سے ہے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر فقہی معاملات امام ابوحنیفہ کی فقہ پر ہیں۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپؐ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے۔ اس کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو سنّت قائم فرمائی اس کے مطابق ہم نے اپنی زندگیاں گزارنی ہیں۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ تمام وہ احادیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور قرآن کریم کی تعلیم سے ٹکراتی نہیں وہ صحیح ہیں اور جو ٹکراتی ہیں وہ غلط ہیں۔

تمام مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آخری زمانے میں مہدیؑ اور مسیح نے آنا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ جو مسیح حضرت موسیٰؑ کی شریعت کے تابع آئے تھے وہ آسمان پر زندہ نہیں ہیں۔ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ 2 ہزار سال تک کوئی شخص زندہ نہیں رہ سکتا۔

جس مسیح نے اس آخری زمانہ میں آنا تھا۔ کتاب صحیح بخاری کی حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہی آنا تھا۔ سب مسلمانوں کا یقین ہے کہ مسیح اور مہدی نے آنا ہے، مسیحؑ نے آسمان سے آنا ہے اور پھر مہدیؑ دونوں نے مل کر کام کرنا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں اور ایک ہی شخص نے آنا ہے۔ بس مسلمانوں سے اختلاف کی ہماری یہی وجہ بنتی ہے۔ باقی ہم ختمِ نبوت، آخری نبی، آخری شریعت سب پر یقین رکھتے ہیں۔

اس پر موصوف نے عرض کیا کہ میں بہت خوش ہوں۔ میں مراکن نژاد ہوں۔ مالکی فرقہ سے تعلق ہے۔ مالکی، حنفی، شافعی سب مسلمان ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مطابق جو شخص لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے ہم کسی پر فتویٰ نہیں لگاتے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ جو تم کو سلام کہتا ہے اس کی بات سن لو۔ اس کو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں ہو۔

آخر پر حضورانور نے فرمایا آپ کا شکریہ کہ آپ یہاں ملنے کیلئے آئے۔ ملاقات کا یہ پروگرام 5 بجے تک جاری رہا۔ آخر پر مہمان نے تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تین اہم شخصیات کی حضورانور سے ملاقات

اسکے بعد درج ذیل 3 مہمانوں نے حضورانور کے ساتھ شرفِ ملاقات پایا۔

(1) Valerie Thorin صاحبہ (موصوفہ پروٹیسٹنٹ جرنلسٹ ہیں اور افریقن issues پر سپیشلائز کیا ہوا ہے۔ ان کا ایک Protestant Radio بھی ہے جس پر ایک احمدی دوست Said Adiwi صاحب بھی جماعت کے حوالہ سے پروگرام کرتے ہیں)

(2) Florence Taubmann صاحبہ (موصوفہ Evangelical چرچ کی پادری ہیں اور Christian - Jewish Friendship

---

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا ــــ بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

چاند کو کل دیکھ کر میں سخت بے کل ہوگیا ــــ کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُمّ الکتاب کو ــــ اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو

سوچو دعاء فاتحہ کو پڑھ کے بار بار ــــ کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالبِ دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلاپالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالبِ دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

Committee کی پریذیڈنٹ بھی ہیں)

(3)Bellio Alfonssina صاحبہ (موصوفہ سوشیالوجسٹ ہیں اور ایک بہت خاص Religious Laboratory of Research سے منسلک ہیں)

ان سبھی نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنا تعارف کروایا۔

Alfonssina Bellio صاحبہ نے عرض کیا کہ وہ جلسہ سالانہ فرانس میں شامل ہوئی تھیں۔ یہ جلسہ میں شامل ہونا میری زندگی کا ایک تاریخی موقعہ تھا۔ جلسہ پر حضور انور نے فرانکفون مہمانوں سے خطاب بھی کیا۔ یہ ہمارے ملک کیلئے بھی ایک تاریخی دن تھا۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ پیرس میں رہتی ہیں۔ لیکن ان کا تعلق اٹلی سے ہے۔ مہنگائی کے حوالہ سے بات ہوئی کہ دونوں ممالک میں سے زیادہ مہنگا کون ہے۔ اس پر اس نے کہا کہ روم میں بھی مہنگائی ہے لیکن پیرس میں زیادہ ہے۔

Florence Taubmann صاحبہ نے بتایا کہ میں پروٹیسٹنٹ ہوں ہمارے چرچ میں نصف ملین لوگ ہیں۔ لوگ مذہب سے دور جا رہے ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ آج کل کی دنیا میں لوگوں کو مذہب کی پرواہ نہیں ہے۔ انٹرفیتھ ڈائیلاگ ضروری ہے اس میں غیر مذہبی لوگوں کو بلانا چاہیے بجائے اسکے کہ مذہب کے خلاف بولیں اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں اور بتایا جائے کہ سب کو معاشرہ میں مل جل کر رہنا چاہیے۔ ہم سب ایک ہی معاشرہ میں رہنے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت ضروری ہے کہ معاشرہ میں لوگوں کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائیں۔ اس پر بہت زور دیں۔ بنیادی بات یہ ہے کہ ہر ایک کو احساس ہو کہ ایک خدا ہے۔ ہر ایک کا اپنا مذہب ہے لیکن ایک خدا کو پہچاننا یہ سب سے بنیادی بات ہے۔

Valerie Thorin صاحبہ نے بتایا کہ ہم ایک ریڈیو پروگرام ہر 2 ہفتہ بعد اتوار کو کرتے ہیں۔ 4لاکھ سننے والے ہیں۔ یہ مذہب کے بارہ میں ہوتا ہے۔ ایک عیسائی، ایک یہودی اور ایک احمدی کو اسلام کی نمائندگی کیلئے رکھا ہے ان کا نام Said Adiwi ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اسلام، مسلمانوں کے بارہ میں لوگوں کے کیا خیالات ہیں؟

موصوفہ نے جواب دیا کہ ابھی بھی لوگوں کو اسلام کے بارہ میں، مسلمانوں کے بارہ میں پتہ نہیں ہے۔ جب سے ایک احمدی کو رکھا ہے ہمارے سننے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ لوگوں کو حقیقی اسلام کا پتہ چل رہا ہے۔ جو بھی فِیڈ بیک ہوتا ہے مثبت ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بنیادی بات یہ ہے کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔

حضور انور نے فرمایا۔ آتے ہوئے کافی ٹریفک تھا۔ سب سے بڑا ٹریفک جو میں نے دیکھا ہے وہ لیگوس نائیجیریا میں تھا۔ اسکا خاص نام Go Slow ہے۔ وہاں کوئی ٹریفک قوانین کی پابندی نہیں کرتا۔ انہوں نے اس پر کہا کہ وہ بھی کچھ عرصہ نائیجیریا میں رہی ہیں۔ بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ میں 8 سال غانا میں رہا ہوں۔ افریقہ کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ افریقن لوگوں میں غانین سب سے زیادہ عاجز ہیں اور ایک ڈسپلن رکھتے ہیں۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت — دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت — کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

کلامُ الامام

”جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا“

(ملفوظات، جلد سوم، صفحہ 232)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

”ہدایت یافتہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ دوسروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ اُنہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔“

(بحوالہ اخبار بدر 29دسمبر 1983، صفحہ 6)

طالب دُعا: شجر احمد استاد اینڈ فیملی، قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ گلبرگہ (صوبہ کرناٹک)

شادی بیاہ کے موقع پر بے پردگی اور فوٹو گرافی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”جب دولہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلّہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے مخول (مذاق) اور ہنسی کرتی ہیں۔“ (خطبات محمود، جلد سوم، صفحہ 71)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب ہو چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافروں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی ویڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، کتاب ”بد رسومات و بدعات اور ان سے اجتناب کے بارہ میں تعلیمات“ مطبوعہ ربوہ، صفحہ 60)

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

کلامُ الامام

حق کا ہمیشہ ساتھ دو

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 115)

طالب دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تیاپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کلامُ الامام

”اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں“

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 473)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH
Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

BOSCH
Invented for life
0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

ربوہ کی تعمیر و آبادی

سیّدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ کا ایک عظیم الشان معجزہ

(خواجہ محمد افضل، روچیسٹر، امریکہ)

1947 برصغیر ہندو پاک کی تاریخ میں قیامت صغریٰ کی حیثیت رکھتا ہے۔ امسال کروڑوں لوگوں کو ہجرت کی انتہائی تکلیف دہ مصیبت سے دوچار ہونا پڑا اور لاکھوں لوگ موت کے گھاٹ اُتار دیئے گئے۔ قادیان اور اسکے گردونواح کے احمدی گھرانے ہجرت کرکے جودھامل بلڈنگ لاہور کے ساتھ رتن باغ کے وسیع احاطہ میں آکر ٹھہرے تھے۔ ہمارے خاندان کے افراد بھی رستے کی صعوبتیں برداشت کرتے رتن باغ لاہور پہنچے تھے۔ یہاں عارضی قیام تھا۔

لنگر خانہ مسیح موعود

مشرقی پنجاب اور قادیان سے آنے والے احباب کے عارضی قیام کیلئے جودھامل بلڈنگ کے متصل خالی میدان میں سائبان لگائے گئے اور ان کے کھانے کیلئے لنگر خانہ مسیح موعود میں انتظام کیا گیا۔
(تاریخ احمدیت، جلد 11، صفحہ 96)

رتن باغ کی مرکزی حیثیت

جودھامل بلڈنگ کے ساتھ رتن باغ کا وسیع احاطہ تھا جہاں سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے بھی مع خواتین مبارکہ قیام فرمایا۔ بعدازاں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے چشم و چراغ نے بھی اپنی پناہ گزینی کے ابتدائی تکلیف دہ ایام یہیں گزارے۔ (تاریخ احمدیت، جلد 11، صفحہ 15)

جماعت کا شیرازہ بکھر چکا تھا اور ہزاروں مرد اور عورتیں اور بچے بے سروسامانی کی حالت میں لاہور میں آکر آستانِ خلافت پر پڑے تھے۔ سینکڑوں تھے جنہیں تن پوشی کیلئے کپڑوں کی ضرورت تھی اور ہزاروں تھے جن کو خورد و نوش کی فکر تھی اور سینکڑوں تھے جو صدموں کی تاب نہ لاکر بیمار اور مضمحل ہو رہے تھے۔ مزید برآں موسم سرما بھی قریب آرہا تھا اور ان غریبوں کے پاس سردیوں سے بچنے کا کوئی سامان نہ تھا۔ پھر ان لوگوں کو مختلف مقامات پر آباد کرانے اور ان کی وجہ معاش کیلئے حسب حالات کوئی سامان کرنے کا کام بھی کچھ کم اہمیت نہ رکھتا تھا۔ یہ مشکلات ایسی نہ تھیں جو غیر از جماعت لوگوں پر نہیں آئیں مگر ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا۔ اور ہمارا ایک مونس و غمخوار تھا۔ جب وہ لوگ پراگندہ بھیڑوں کی طرح مارے مارے پھر رہے تھے۔ ہم لوگوں کو آستانۂ خلافت کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے ایک گونہ تسکین قلب حاصل تھی۔
(تاریخ احمدیت، جلد 11، صفحہ 101، 102)

16 نومبر کے آخری کانوائے کی روانگی کا رقّت انگیز منظر

یہی وہ کانوائے ہے جسکے ذریعہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، مولانا جلال الدین شمس اور دوسرے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت لاہور تشریف لائے۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس نے رخصت ہوتے ہوئے نہایت درد بھرے الفاظ میں کہا:

”اے قادیان کی مقدس سرزمین تو ہمیں مکّہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد دنیا میں سب سے زیادہ پیاری ہے۔ لیکن حالات کے تقاضا سے ہم یہاں سے نکلنے پر مجبور ہیں۔ اس لئے ہم تجھ پر سلامتی بھیجتے ہوئے رخصت ہوتے ہیں۔“ (الفرقان درویشان قادیان نمبر، اگست ستمبر اکتوبر 1957ء، صفحہ 6)
(تاریخ احمدیت، جلد نمبر 11، صفحہ 367)

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب اس کانوائے کی روانگی کے رقّت انگیز منظر کا نقشہ درج ذیل الفاظ میں کھینچتے ہیں: آخری قافلہ یہاں سے 16 نومبر 1947ء کو گیا۔ چونکہ بہت لوگوں نے جانا تھا، ہر قسم کی تیاری کرنی تھی اس لئے اکثر لوگ قریباً بیشتر حصّہ رات کا جاگتے رہے مگر صبح ہی پھر ہلچل جلدی ہی شروع ہوگئی اور سامان کے ساتھ یہ لوگ محلہ دارالانوار کی سڑک پر پہنچنے شروع ہوگئے۔ بارہ بجے کے قریب سب ٹرک لد گئے اور اجتماعی دعاؤں کے بعد جو کہ مسجد مبارک، بیت الدعا، مسجد اقصیٰ اور بہشتی مقبرہ میں ہوئیں سب لوگ ٹرکوں کے پاس پہنچ گئے۔ مگر وہاں منظر ہی اور تھا۔ ہر ایک رنج اور غم سے پسا جا رہا تھا۔ ہر ایک قدم جو کنوائے کی طرف اُٹھتا تھا وہ آگے سے بوجھل ہوتا۔ جو ضبط کی طاقت رکھتے تھے وہ ضبط کی کوشش کرتے مگر اس کے راز کو اُن کی سُرخ آنکھیں پکار پکار کے فاش کر رہی تھیں اور جن کو ضبط کی طاقت نہ تھی وہ اس طرح روتے تھے جس طرح کوئی بچہ اپنی ماں سے بچھڑنے کے وقت روتا ہے۔ آخر وہ وقت بھی آگیا یعنی الوداعی دُعا کا۔ جس کرب اور الحاح کے ساتھ یہ دعا مانگی گئی اور جس تضرع اور عاجزی سے انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا اس کو الفاظ بیان نہیں کرسکتے اور جس نے وہ نظارہ دیکھا وہ بھی اسے بھول نہیں سکتا۔ وہاں بہت سے غیر مُسلم آئے ہوئے تھے وہ سب محو حیرت تھے کہ ان لوگوں کو کیا ہوا۔ کیا یہ ممکن ہے کہ ان لوگوں کی گزشتہ چار ماہ موت کے مُنہ میں جھانکنے کے باوجود بھی اس وقت یہ حالت ہے جبکہ ان کو موت سے بچایا جا رہا ہے۔ دُعا ختم ہوئی ٹرک ایک ایک کرکے روانہ ہوئے۔ جانے والے چلے گئے اور پیچھے رہنے والے ایک سکتہ کی حالت میں ان کو تکتے رہے۔ میں بھی انہیں لوگوں میں تھا جو کہ اُن کو الوداع کررہے تھے۔
(تاریخ احمدیت، جلد 11، صفحہ 367)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”یہاں پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے۔ ہمیں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ فوراً ایک نیا مرکز بنایا جائے۔“ (ماخوذ از خطبہ جمعہ 15 جولائی 1949، منقول از الفضل 31 جولائی 1946، ص 6)

مرکز کیلئے زمین خریدنے کی کوشش

پاکستان میں نئے مرکز کے قیام کا اوّلین مرحلہ یہ تھا کہ کسی موزوں جگہ کی تلاش کی جائے۔ یہ کام خدا تعالیٰ کی مشیّت ازلی میں مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ کیلئے مقدر تھا جو اُن دنوں سرگودھا میں شیشن جج کے عہدہ پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت کو چنیوٹ کے قریب دریائے چناب کے پار ایک ایسا رقبہ مل گیا جو بالکل بنجر اور غیر آباد تھا جس کا رقبہ 1506 ایکڑ تھا۔ جماعت نے یہ رقبہ گورنمنٹ سے خرید لیا اور اسے قادیان سے آئے ہوئے پناہ گزینوں اور صدر انجمن احمدیہ کے اداروں کے واسطے بستی آباد کرنے کیلئے تجویز کرلیا گیا۔

حکومت کی طرف سے اس زمین کا قبضہ دیئے جانے میں تاخیر ہورہی تھی حضورؓ نے صدر انجمن کو بذریعہ تار یہ ہدایت فرمائی کہ اس سلسلہ میں فوری کارروائی کی جائے۔ حضورؓ کا طریق مبارک تھا کہ ضروری کام کو جلد سے جلد پایۂ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضور نے آنے والے خطرات کو بھانپ لیا تھا۔ مکرم راجہ علی محمد صاحب کا مندرجہ ذیل بیان حضور کی سیرت کے متعدد پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

”اس رقبہ کے حصول کیلئے حضور کی سرگرمی اور گرم جوشی کا بیان کرنا میری قلم کی طاقت سے باہر ہے۔ اپنی کوتاہ بینی کی وجہ سے ہم میں سے بعض یہ خیال کرتے تھے کہ جس کام کا ارادہ حضور کرلیں آپ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ اس وقت تمام فکر و تدبیر مشغولیت و مصروفیت اور حضور کی ہمہ تن توجہ اس کام کیلئے وقف شدہ معلوم ہوتی تھی لیکن جلدی بعد میں جب آنے والے واقعات نے ہماری آنکھیں کھولیں تو حضور کی عجلت پسندی اور فکر اور گرمجوشی ہمارے لئے دست غیب کا ایک کرشمہ تھا جو حضور کے ہاتھ پر ظاہر ہوا کیونکہ اس کے بعد بہت جلدی جماعت احمدیہ کے خلاف تعصب بُغض و عناد اور حسد اور نفرت کا لاوا اندر ہی اندر پکنا شروع ہوگیا۔ اور جوں جوں دن گذرتے گئے جماعت کے ساتھ ہمدردی اور خیر سگالی کا جذبہ جو قادیان اور اس کے گردونواح میں مسلمانوں کی حفاظت کیلئے احمدیوں کے مثالی مومنانہ ایثار اور استقلال کی وجہ سے پیدا ہوا تھا وہ افتراء و کذب بیانی اور منافرت کے لاوا میں دبتا گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہماری ہر بات کو ناکام کرنے کی کوشش کی جانے لگی۔ ایسے حالات میں کوئی یہ خیال بھی نہیں کرسکتا تھا کہ ربوہ کی سرزمین کا حاصل کرنا ہمارے واسطے ممکن ہوگا۔ ربوہ کی زمین کا اس طرح حاصل ہونا ایک معجزہ ہے۔ جو اور جس طرح کی کوشش ان دنوں حضور نے کی اسمیں ایک گھنٹہ کی غفلت بھی مقصد کی کامیابی میں دنوں کا التواء اور دنوں کی غفلت مہینوں کا التواء ثابت ہوتی۔ اور چند مہینوں کی غفلت تو غالباً اصل مقصود اور مدعا اور اس کیلئے جو اقدام کیا گیا تھا یہ سب ایک کوشش منفی ثابت ہوتی۔ پس ربوہ مرکز ثانی کا وجود ایک معجزہ ہے جو حضرت موعود اولوا العزم اور مصلح اور امام ربانی کے ہاتھ پر ظاہر ہوا۔“
(الفضل، 7 جون 1964ء صفحہ 5 کالم 4)

حضرت مصلح موعودؓ نے 20 ستمبر 1948 بروز پیر اس کا افتتاح فرمایا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے ایک بڑے مجمع کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی۔ چنیوٹ، احمد نگر، سرگودھا کے علاوہ کئی احباب لاہور اور دیگر شہروں سے بھی اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے کیلئے پہنچ گئے تھے۔

حضور انورؓ نے ایک نہایت درجہ موثر اور درد سے بھری تقریر فرمائی اور حاضرین کے ساتھ لمبی دعا کی۔ اسکے بعد برکت کے طور پر پانچ بکرے ذبح کئے گئے۔ چار بکرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چار صحابہ نے چار کونوں پر ذبح کئے اور وسط میں ایک بکرا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خود ذبح فرمایا:

بانی ربوہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کبھی وہم نہ کرنا کہ ربوہ اجڑ جائے گا۔ ربوہ کو خدا تعالیٰ نے برکت دی ہے ربوہ کے چپہ چپہ پر اللہ اکبر کے نعرے لگے ہیں۔ ربوہ کے چپہ چپہ پر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس زمین کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یہ بستی قیامت تک خدا تعالیٰ کی محبوب بستی رہے گی اور قیامت تک اس پر برکتیں نازل ہونگی۔

ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا دعا گو
کعبہ کو پہنچتی رہیں ربوہ کی دعائیں

”ربوہ“ نام حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ نے تجویز کیا تھا جو حضور ایدہ اللہ نے منظور فرمایا۔

☆لاہور سے ربوہ کیلئے پہلا قافلہ 19 ستمبر 1948ء کو چوہدری ظہور احمد صاحب کی قیادت میں پانچ بجے شام روانہ ہوکر رات گیارہ بجے کے قریب چنیوٹ پہنچا اور رات سڑک پر گزارنے کے بعد دوسرے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے ربوہ پہنچا۔

ربوہ کا افتتاح 20 ستمبر 1948ء بروز پیر عمل میں آیا جب حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ، لاہور سے ربوہ پہنچے اور یہاں نماز ظہر ادا کی۔ جس میں تقریباً اڑھائی صد احباب شریک ہوئے۔ افتتاحی تقریب میں شامل ہونے والے احباب کی تعداد 619 تھی۔

☆ جس جگہ پر حضرت مصلح موعودؓ نے پہلی نماز ادا کی اس جگہ پر مسجد بنادی گئی جو ”یادگاری مسجد“ کے نام سے موسوم ہے اور متصل فضل عمر ہسپتال ہے یہ ربوہ کی سب سے پہلی مسجد شمار ہوتی ہے۔

☆ ربوہ میں رہائش کیلئے رقوم پیش کرنے والوں کی فہرست میں پہلا نام حضرت مصلح موعودؓ کا اور دوسرا نام حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کا تھا۔

☆19 ستمبر 1949ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مستقل رہائش کیلئے ربوہ تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 30 راگست 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عتبہ بن مسعودؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت عُتْبہ بن مسعود ھُذَلِیؓ کی کنیت ابوعبداللہ تھی۔ آپؓ قبیلہ بنو ھُذَیل سے تھے اور قبیلہ بنو زُھْرَہ کے حلیف تھے۔ آپؓ کے والد کا نام مسعود بن غافل تھا اور آپؓ کی والدہ کا نام اُمِّ عَبْد بنت عَبْدِ وُدّ تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ آپؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ آپؓ مکے میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کرنے والوں میں آپؓ شامل تھے۔ حضرت عُتْبہ بن مسعودؓ اصحابِ صُفّہ میں سے تھے۔

سوال اصحاب صفہ کون تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مسجد کے ایک گوشے میں ایک چھت دار چبوترہ بنایا گیا تھا جسے صُفّہ کہتے تھے۔ یہ ان غریب مہاجرین کے لیے تھا جو بے گھر بار تھے۔ ان کا کام گویا دن رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنا، عبادت کرنا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا تھا۔ ان لوگوں کا کوئی مستقل ذریعۂ معاش نہ تھا۔ آنحضرتؐ خود ان کی خبرگیری فرماتے تھے اور جب کبھی آپؐ کے پاس کوئی ھدیہ وغیرہ آتا تھا یا گھر میں کچھ ہوتا تھا تو ان کا حصہ ضرور نکالتے تھے۔ ان کی حالت تنگ رہتی تھی۔ جب مدینے کی آبادی بڑھی تو ان لوگوں کے لیے کام نکل آیا اور کچھ قومی بیت المال سے ان کی امداد کی صورت پیدا ہوگئی۔

سوال حضرت ابوہریرہ نے اصحاب صفہ کے کیا حالات بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اہلِ صفہ میں سے ستر اشخاص کو دیکھا کہ ان کے کپڑے ان کی رانوں تک بھی نہیں پہنچتے تھے۔ ان میں ایک ٹولی دن کو جنگل سے لکڑیاں چن کر لاتی اور بیچ کر اپنے بھائیوں کے لیے کچھ کھانا مہیا کرتی۔ اکثر انصار کھجور کی شاخیں مسجد کی چھت میں لٹکا دیتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کہیں سے صدقہ آتا تو آپؐ ان کے پاس بھیج دیتے اور جب دعوت کا کھانا آتا تو ان کو بلا لیتے اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے۔ آنحضرتؐ ان کو مہاجرین و انصار پر تقسیم کر دیتے یعنی اپنے مقدور کے موافق ہر شخص ایک ایک دو دو اپنے ساتھ لے جائے اور رات کو ان کو کھانا کھلائے۔

سوال اہل صفہ کی تعداد کیا تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مختلف روایتوں کے مطابق اہل صفہ کی تعداد مختلف وقتوں میں مختلف رہی تھی۔ کم سے کم بارہ افراد اور زیادہ سے زیادہ تین سو افراد ایک وقت مقام صفہ میں مقیم رہے تھے بلکہ ایک روایت میں ان کی کل تعداد چھ سو صحابہ کرام بتائی گئی ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل صفہ کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ساتھ نہایت اُنس تھا۔ ان کے ساتھ مسجد میں بیٹھتے۔ ان کے ساتھ کھانا کھاتے اور لوگوں کو ان کی تعظیم و تکریم پر آمادہ کرتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ ہیں جو میرے لیے، میری باتیں سننے کے لیے بیٹھتے ہیں اس لیے ہر ایک کو ان کی صحیح طرح تعظیم بھی کرنی چاہیے۔

سوال ایک بار اہل صفہ نے جب رسول اللہؐ سے شکایت کی کہ ہمارے پیٹوں کو کھجوروں نے جلا دیا ہے تو آپؐ نے ان کی کس طرح دلداری فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کھجور ہی اہلِ مدینہ کی غذا ہے۔ لوگ اسی کے ذریعہ سے ہماری مدد کرتے ہیں اور ہم بھی انہی کے ذریعہ سے تمہاری مدد کرتے ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! ایک یا دو مہینے سے اللہ کے رسول کے گھر میں دھواں نہیں اٹھا۔ یعنی میں نے بھی اور میرے گھر والوں نے بھی صرف پانی اور کھجور پر بسر اوقات کی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب صفہ کے کیا مشاغل بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان بزرگوں کا مشغلہ یہ تھا کہ راتوں کو عموماً عبادت کرتے تھے اور قرآن مجید پڑھتے رہتے۔ اس بنا پر ان میں سے اکثر قاری کہلاتے تھے اور اشاعتِ اسلام کے لیے کہیں بھیجنا ہوتا تو یہی لوگ بھیجے جاتے تھے۔

سوال اصحاب صفہ نے بعد میں کیا کیا مراتب حاصل کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان اصحاب میں سے بہت سے بڑے بڑے عہدوں پر بھی فائز ہوئے۔ حضرت ابوہریرہؓ بحرین اور مدینہ کے گورنر رہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بصرہ کے گورنر رہے اور کوفہ شہر کی بنیاد آپ نے ڈالی۔ حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر رہے۔ حضرت عمار بن یاسرؓ کوفہ کے گورنر رہے۔ حضرت انس بن مالکؓ مدینے کے گورنر رہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نہ صرف سپہ سالار تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے دور میں قاضی القضاۃ کے عہدے پر بھی متعین رہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اصحاب صفہ جیسے لوگ عطا ہونے کے متعلق کیا الہام فرمایا تھا؟

جواب حضور انور نے اس الہام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عربی الہام تھا کہ ’’اَصْحَابُ الصُّفَّةِ وَمَا اَدْرَاكَ مَا اَصْحَابُ الصُّفَّةِ تَرٰى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ۔ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكَ۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ وَ دَاعِيًا اِلَى اللهِ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔ صفہ کے رہنے والے اور تُو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفہ کے رہنے والے۔ تُو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے۔ وہ تیرے پر درود بھیجیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے خدا! ہم نے ایک منادی کرنے والے کی آواز سنی ہے جو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔‘‘

سوال حضور انور نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ انصاری کے والد کا نام صَامِت بن قیس اور والدہ کا نام قرۃ العین بنت عُبادہ تھا۔ بیعتِ عَقَبہ اولیٰ اور ثانیہ میں یہ شریک تھے۔ انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنو عوف بن خزرج کے سردار تھے جو ’قَوَاقِل‘ کے نام سے مشہور تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لفظ قَوقَل کی کیا وجہ تسمیہ بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قَوقَل نام کی وجہ یہ ہے کہ جب مدینے میں کسی سردار کے پاس کوئی شخص پناہ کا طلب گار ہوتا تو اس سے یہ کہا جاتا تھا کہ اس پہاڑ پر جیسے مرضی چڑھ۔ اب تُو امن میں ہے تجھے کوئی مشکل نہیں۔ اور وہ لوگ جو پناہ دینے والے تھے وہ ’قَوَاقِلَه‘ کے نام سے مشہور تھے۔ ایسے سردار جب کسی کو پناہ دیتے تو اسے ایک تیر دے کر کہتے کہ اس تیر کو لے کر اب جہاں مرضی جاؤ۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صامتؓ اور بعض صحابہ سے کس بات پر بیعت لی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے اور صحابہ کی ایک جماعت سے فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم کسی چیز کو بھی اللہ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ نہ ہی چوری کرو گے اور نہ ہی اولاد کو قتل کرو گے اور تم دیدہ و دانستہ بہتان نہیں باندھو گے اور نہ معروف بات میں تم نافرمانی کرو گے۔ پس جس نے بھی تم میں سے یہ عہد پورا کیا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا اور جس نے ان بدیوں میں سے کوئی بدی کی اور پھر دنیا میں اسے سزا مل گئی تو یہ سزا اس کے لیے کفارہ ہوگی اور جس نے ان بدیوں میں سے کوئی بدی کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اللہ چاہے تو اس سے درگزر کرے اور چاہے تو اسے سزا دے۔ سو ہم نے ان باتوں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبادہ بن صامتؓ کو صدقات کا عامل بناتے وقت کیا نصیحت فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی کریمؐ نے انہیں نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تم اونٹ کو اپنے اوپر لادے ہوئے ہو اور وہ بلبلاتا ہو یعنی کہیں خیانت نہ ہو جائے۔ یعنی ایسا نہ ہو کہ صدقات کی صحیح طرح حفاظت نہ کر سکو اور قیامت کے دن وہی چیزیں تم پہ بوجھ بن جائیں۔ حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ نے یہ سن کے کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں تو دو آدمیوں پر بھی عامل نہ بنوں گا۔

سوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انصار میں سے کن پانچ آدمیوں نے قرآن کریم کو جمع کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان کے نام یہ ہیں: حضرت مُعاذ بن جبلؓ، حضرت عُبادہ بن صَامِتؓ، حضرت اُبَیّ بن کعبؓ، حضرت ابوایوب انصاریؓ اور حضرت ابودرداؓ۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 6 رستمبر 2019 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت عبادہ بن صامت کے حق میں قرآن کریم میں کیا آیت نازل ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب عبداللہ بن اُبی کے کہنے پر اس کے حلیف قبیلہ بنو قینُقاع نے مسلمانوں سے جنگ کی تو حضرت عُبادہ بن صامتؓ بھی ان کے حلیف تھے لیکن یہ اس قبیلے سے الگ ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ان کے حلیف ہونے سے بَری ہو گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ پکڑو۔ وہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو ان سے دوستی کرے گا وہ انہی کا ہو رہے گا۔ یقیناً اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت کریمہ کی کیا وضاحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہاں یہ واضح کر دوں کہ اس کا یہ مطلب نہیں کہ کبھی بھی کسی عیسائی یا یہودی کو فائدہ پہنچانے والی بات نہیں کرنی۔ اُن سے تعلقات نہیں رکھنے بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ یہودی یا عیسائی جو تمہارے ساتھ جنگ کی حالت میں ہیں ان سے دوستیاں نہ کرو ورنہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اُن سے نیکی اور عدل سے نہیں روکتا جو تم سے جنگ نہیں کرتے یا جنہوں نے تمہیں گھروں سے نہیں نکالا چاہے وہ کافر ہیں یا یہود و نصاریٰ میں سے ہیں۔

سوال حضور انور نے آج کل مسلمان حکومتوں کی کیا حالت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ہم آج کل دیکھتے ہیں کہ بدقسمتی سے مسلمان حکومتیں مدد کے لیے غیر لوگوں کی گودوں میں گر رہی ہیں اور ان سے خوف زدہ بھی ہیں اور غیروں سے مدد لینے کی وجہ سے نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہر ایک مسلمان ملک دوسرے مسلمان کے خلاف ہے۔ یہی لوگ پھر اسلام کی جڑیں کاٹنے والے بھی ہیں۔ بہر حال ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان مسلمان حکومتوں کو بھی عقل دے۔

سوال حضور انور نے یہود کی مسلمانوں کے خلاف کن مخفی سازشوں کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جنگ بدر کے بعد مدینے کے یہودیوں کی مخفی آتش حسد بھڑک اٹھی۔ انہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کھلم کھلا نوک جھونک شروع کر دی۔ مجلسوں میں برملا طور پر یہ کہنا شروع کر دیا کہ قریش کے لشکر کو شکست دینا کون سی بڑی بات تھی۔ ہمارے ساتھ مقابلہ ہو تو ہم بتا دیں کس طرح لڑا کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایک مجلس میں انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہہ دیا کہ تم شاید چند قریش کو قتل کر کے مغرور ہو گئے ہو اور وہ لوگ لڑائی کے فن سے ناواقف تھے۔ اگر ہمارے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو تو تمہیں پتا لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے قتل کے بھی منصوبے شروع کردیے تھے۔

سوال حضرت طلحہ بن براءؓ جب فوت ہونے لگے تو انہوں نے کیا وصیت کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: طلحہ بن بَرَاء جو ایک مخلص صحابی تھے فوت ہونے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ اگر میں رات کو مروں تو نماز جنازہ کے لیے آنحضرت ﷺ کو اطلاع نہ دی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے آپؐ پر یہود کی طرف سے کوئی حادثہ گزر جائے۔

سوال جنگ بدر کے بعد مدینہ کے یہود میں سے سب سے پہلے کس نے آنحضورؐ کے ساتھ کیے ہوئے معاہدہ کو توڑا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مؤرخین لکھتے ہیں کہ مدینے کے یہودیوں میں سب سے پہلے بنو قینقاع نے اس معاہدے کو توڑا جو ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تھا اور بدر کے بعد انہوں نے بہت سرکشی شروع کر دی اور برملا طور پر بغض اور حسد کا اظہار کیا اور عہد و پیمان کو توڑ دیا۔

سوال یہود کی شرارتوں کے باوجود آنحضور ﷺ کا ان کے ساتھ کیا سلوک تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ خاص طور پر یہود کی دل داری کا خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مسلمان اور ایک یہودی میں کچھ اختلاف ہو گیا۔ یہودی نے حضرت موسیٰ کی تمام انبیاء پر فضیلت بیان کی۔ صحابی کو اس پر غصہ آیا اور اس نے یہودی کے ساتھ کچھ سختی کی اور آنحضرتؐ کو افضل الرسل بیان کیا۔ جب آنحضرتؐ کو اس واقعے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ ناراض ہوئے اور اس صحابی کو ملامت فرمائی، تنبیہ کی کہ تمہارا کیا کام ہے کہ تم خدا کے رسولوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کرتے پھرو اور پھر آپ نے موسیٰ کی ایک جزوی فضیلت بیان کر کے یہودی کی دل داری فرمائی۔

سوال مسلمانوں اور یہود کی جنگ کا باعث کیا واقعہ بنا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بالآخر یہود کی طرف سے ہی جنگ کا باعث پیدا ہوا۔ ہوا یوں کہ ایک مسلمان خاتون ایک یہودی کی دکان پر کچھ سودا خریدنے کے لیے گئی۔ بعض شریر یہودیوں نے اسے نہایت اوباشانہ طریقے پر چھیڑا اور دکان دار نے عورت کے تہ بند کے کونے کو اس کی بے خبری میں کسی کانٹے وغیرہ سے اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا۔ جب وہ عورت ان کے اوباشانہ طریق کو دیکھ کر وہاں سے اٹھ کر لوٹنے لگی تو وہ ننگی ہوگئی۔ اس پر ان لوگوں نے زور سے قہقہہ لگایا۔ مسلمان خاتون نے شرم کے مارے ایک چیخ ماری اور مدد چاہی۔ اتفاق سے ایک مسلمان قریب موجود تھا۔ وہ موقعے پر پہنچا اور لڑائی شروع ہوگئی۔ یہودی دکاندار مارا گیا۔ جس پر چاروں طرف سے اس مسلمان پر تلواریں برس پڑیں۔ اور وہ غیّور مسلمان وہیں شہید ہو گیا۔

سوال حضور انور نے بنو قینقاع اور مسلمانوں کے مابین جنگ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کو جب اس مسلمان کے شہید ہونے کی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے بنو قینقاع کو جمع کر کے کہا کہ یہ طریق اچھا نہیں۔ تم ان شرارتوں سے باز آجاؤ اور خدا سے ڈرو۔ انہوں نے نہایت ہی تکبر سے جواب دیے اور پھر وہی دھمکی دہرائی کہ بدر کی فتح پر غرور نہ کرو۔ جب ہم سے مقابلہ ہوگا تو پتا لگ جائے گا کہ لڑنے والے ایسے ہوتے ہیں۔ بہرحال ناچار آپؐ صحابہ کی ایک جمعیت کو ساتھ لے کر بنو قینقاع کے قلعوں کی طرف روانہ ہو گئے۔ بنو قینقاع اپنے قلعوں میں بند ہو کر بیٹھ گئے۔ پندرہ دن تک برابر محاصرہ جاری رہا۔ آخر جب بنو قینقاع کا سارا زور اور غرور ٹوٹ گیا تو انہوں نے اس شرط پر اپنے قلعوں کے دروازے کھول دیے کہ ان کے اموال مسلمانوں کے ہو جائیں گے مگر ان کی جانوں اور ان کے اہل و عیال پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہوگا۔

سوال آنحضرت ﷺ نے بنو قینقاع کو کیا سزا دی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گو موسوی شریعت کی رو سے یہ سب لوگ واجب القتل تھے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کی رحیم و کریم طبیعت نے ان کا یہ علاج تجویز فرمایا کہ بنو قینقاع مدینے سے چلے جائیں۔ یہ سزا ان کے جرم کے مقابلے میں ایک بہت نرم سزا تھی اور دراصل اس میں صرف خود حفاظتی کا پہلو مدّنظر تھا۔ مقصد یہ تھا کہ مدینے کے مسلمانوں کی حفاظت ہو جائے ورنہ عرب کی خانہ بدوش اقوام کے نزدیک تو نقل مکانی کوئی بڑی بات نہیں تھی۔

سوال آنحضرت ﷺ نے بنو قینقاع کی مدینہ سے جلاوطنی کی ذمہ داری کس کے سپرد فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ ذمہ داری آپؐ نے حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے سپرد فرمائی اور یہودیوں کو تین دن کی مہلت دی۔ یہودیوں نے حضرت عُبادہ بن صامتؓ سے درخواست کی تھی کہ ان کو تین دن کی جو مہلت دی گئی ہے اس میں کچھ اضافہ کر دیا جائے مگر حضرت عُبادہؓ نے کہا کہ نہیں۔ ایک منٹ بھی تمہیں مہلت نہیں دی جا سکتی۔ پھر حضرت عُبادہؓ نے اپنی نگرانی میں ان کو جلاوطن کیا اور یہ لوگ ملک شام کی ایک بستی کے میدانوں میں جا بسے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے کن کن صورتوں میں مرنے والے کو شہید کا درجہ دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے راستے میں قتل ہو جانا شہادت ہے۔ طاعون کی وجہ سے مرنا شہادت ہے۔ پانی میں غرق ہو جانا شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری کی وجہ سے مرنا بھی شہادت ہے اور آپؐ نے فرمایا کہ نفاس کی حالت میں مرنے والی عورت کو اس کا بچہ اپنے ہاتھ سے کھینچ کر جنت میں لے جائے گا۔

سوال حضرت عبادہ بن صامتؓ نے اپنی وفات کے وقت کیا وصیت کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں ولید سے ملا جو حضرت عُبادہ بن صامتؓ کے بیٹے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کے والد نے موت کے وقت کیا وصیت کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ حضرت عُبادہؓ نے مجھے بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ سے ڈر اور جان لے کہ تُو ہرگز اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کر سکتا جب تک کہ تُو اللہ پر ایمان نہ لائے۔ اور ہر قسم کے خیر و شر کی تقدیر پر بھی ایمان نہ لائے۔ پس اگر تُو اس کے علاوہ کسی اعتقاد پر مرا تو تُو آگ میں داخل ہوگا۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

میرے والد مکرم سیّد محمد سرور صاحب مرحوم

ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ذکر خیر

(سیّد محمود احمد فارماسسٹ نور ہسپتال قادیان)

میرے والد محترم سیّد محمد سرور صاحب مورخہ 8 جنوری 2020 بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مورخہ 9 جنوری 2020 کو محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے والد صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مورخہ 17 جنوری 2020 کو پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں مکرم والد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور بعد نماز جمعہ نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ حضور انور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

مکرم سید محمد سرور شاہ صاحب جو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبر تھے، 8 رجنوری کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ آخر تک اپنے فرائضِ منصبی احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ کبھی بیماری کو آڑے نہیں آنے دیا۔ آپ موضع سونگڑہ صوبہ اڈیشہ کے ایک معروف مخلص احمدی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے پڑنانا حضرت سید عبدالرحیم صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور نانا مکرم مولوی عبدالعلیم صاحب مرحوم ایک جیّد عالمِ دین اور شاعر بھی تھے۔ آپ کی ولادت پر آپ کے والد نے اپنے خسر سے نام تجویز کرنے کی درخواست کی تو انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی سید سرور شاہ صاحبؓ کو دیکھا ہے کہ ہمارے گھر آئے ہیں اس لیے اس کا نام بھی سید سرور رکھ لیں۔ ابتدائی تعلیم کے بعد جو انہوں نے ضلع کٹک میں حاصل کی بی۔ اے پاس کیا۔ پھر پرائیویٹ اسکول میں ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ اس کے بعد اڈیشہ ہائی کورٹ میں اسسٹنٹ رہے۔ پھر آڈٹ آفیسر کے عہدے پر فائز رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد 1995ء میں جماعتی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1996ء میں بعض کام ان کے سپرد کیے۔ ان کو عمرہ کی بھی توفیق ملی۔ مرکزی آڈیٹر اور کئی معاملات میں one man commission کے طور پر بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ان کو مقرر فرمایا اور پھر یہ آخر تک اسی آڈٹ کے عہدے پر رہے۔ مرحوم کو نو سال تک بطور صدر قضاء بورڈ خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح کئی اہم مرکزی کمیٹیوں کے صدر اور ممبر بھی رہے اور وفات تک صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہونے کی توفیق پائی۔ انتظامی صلاحیت بڑی اچھی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک خط میں فرمایا کہ آپ خوب کام کر رہے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بلاخوف اظہارِ حقیقت کرنے کی ادا بہت پسند آئی ہے آپ کی۔ ماشاء اللہ بڑے باریک اور اہم پہلوؤں پر نظر جاتی ہے۔ آپ اسی طرح پروگرام کے مطابق اپنا کام کرتے رہیں اور آپ کو اس سے کوئی روک نہیں سکتا اللہ آپ کو صحت دے اور عمر میں برکت بخشے۔

(خطبہ جمعہ 17 جنوری 2020، اخبار بدر 6 فروری 2020)

والد صاحب نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے۔ بیماری کے ایام میں بھی مسجد مبارک میں نماز باجماعت کیلئے حاضر ہوتے۔ خاکسار سہارا دیکر انہیں مسجد مبارک لیکر جاتا جہاں مغرب سے لیکر نماز عشاء تک مسلسل نماز اور دعاؤں میں مشغول رہتے۔ والد صاحب جب صدر قضا بورڈ کے عہدہ پر فائز تھے، مقدمات کے جلد اور بروقت فیصلہ کے لئے کوشش کرتے اور مبنی بر انصاف فیصلہ کے لئے دعا بھی کرتے۔ غریبوں اور ضرورتمندوں سے ہمدردی کا سلوک فرماتے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے والد صاحب کے متعلق فرمایا تھا کہ یہ مردِ مومن اور حق پر قائم رہنے والے انسان ہیں۔ اللہ تعالیٰ والد صاحب کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت
اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں
ٹول فری نمبر : 1800 103 2131
اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4 ستمبر 2019 بروز بدھ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم وحید احمد صاحب (ٹوٹنگ، یو.کے)

30 اگست 2019ء کو 56 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ سپین اور لندن میں مختلف حیثیتوں سے اپنی لوکل جماعتوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم مکرم بشیر احمد اختر صاحب (سابق جنرل سیکرٹری جماعت یوکے) کے چھوٹے بھائی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ طلعت عثمان صاحبہ اہلیہ مکرم ابراہیم عثمان صاحب (فرینکفرٹ، جرمنی)

26 اپریل 2019ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ شیخ محمد حنیف صاحب (سابق امیر جماعت کوئٹہ) کی بیٹی اور محترم مسعود احمد صاحب دہلوی مرحوم کی بہو تھیں۔ نمازوں کی پابند، متوکل علی اللہ، سادہ مزاج، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور صدقہ وخیرات کرنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ حلقہ بیت السبوح میں سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(2) مکرم حافظ محمد اکبر صاحب، واقف زندگی مربی سلسلہ (نظارت تعلیم القرآن، قادیان)

6 اگست 2019ء کو 44 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے حفظ قرآن مکمل کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے 2000ء سے تا وفات سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی۔ 13 سال جامعۃ المبشرین میں بطور استاد اور اسکے بعد نظارت تعلیم القرآن میں خدمت بجالاتے رہے۔ جلسہ سالانہ پر بطور ناظم سپلائی اور ذیلی تنظیموں میں مختلف عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم نہایت اخلاص، محنت اور دیانت داری کے ساتھ خدمت کرنے والے انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہیں جو وقف نَو کی تحریک میں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مکرم محمد سفیر صاحب (مربی سلسلہ) نظارت دعوت الی اللہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور بڑا بیٹا حفظ کلاس میں زیر تعلیم ہے۔

(3) مکرم احمد خان صاحب (کھوکھر غربی ضلع گجرات)

26 جون 2019ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے لوکل جماعت میں لمبا عرصہ بطور صدر جماعت، سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم القرآن اور امام الصلوٰۃ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور قرآن کریم سے بہت محبت کرتے تھے۔ خلافت کے فدائی اور جانثار تھے۔ اپنی اولاد کو بھی خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے۔ ہمیشہ مالی تحریکات اور دیگر دینی تحریکات میں شامل ہوتے۔ دل کے حلیم اور منکسر المزاج تھے۔ جماعتی مہمانوں کی مہمان نوازی کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

(4) مکرم چوہدری کشور محمود گھمن صاحب (کینیڈا)

11 اگست 2019ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم خدمت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے اور اکثر جماعتی پروگراموں میں عمومی کی ڈیوٹی دیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔ سب سے بڑے بیٹے مکرم قاسم احمد گھمن صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں زیر تعلیم ہیں۔ ایک بیٹی نے مدرسۃ الحفظ سے قرآن کریم حفظ کیا ہے۔

(5) مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب قمر (پنشنر تحریک جدید، ربوہ) جرمنی

24 جولائی 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم ماسٹر چراغ دین صاحب مرحوم (عارف والا) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بکثرت درود شریف کا ورد کرنے والی، دعا گو، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

(6) مکرم اعجاز احمد صاحب (جرمنی)

16 جنوری 2019ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم 1988ء سے جرمنی میں مقیم تھے۔ مختلف جماعتی وتنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ Eppelheim جماعت کے صدر اور ریجنل امیر Baden کے ساتھ معاون کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ نرم مزاج، اعلیٰ اخلاق کے مالک، مرنجاں مرنج طبیعت کے حامل ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں ایک بیٹا شامل ہے۔

(7) مکرمہ صادقہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد رفیق صاحب مرحوم (صدر محلہ دارالصدر غربی ربوہ)

25 جون 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت عبد اللہ خان صاحب افغانی کی بیٹی تھیں۔ جماعتی پروگراموں کیلئے اپنا گھر، سارا فرنیچر اور دیگر ساز وسامان وقف کر رکھا تھا۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ بچوں کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور جماعتی کاموں میں حصہ لینے کی تلقین کرتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، غریبوں کا خیال رکھنے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ اکثر غریب بچیوں کی شادیاں اپنے گھر سے کرواتی تھیں۔ جلسہ سالانہ اور دیگر مواقع پر صدریاں بنانے، لحاف تیار کرنے، ڈیوٹیوں کے بیجز بنانے اور روٹی پکوائی جیسی خدمتوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(8) مکرم لطیف احمد شاہد کاہلوں صاحب (سابق مبلغ سلسلہ وناظم تشخیص جائداد موصیان)

29 جولائی 2019ء کو ٹورانٹو کے ہسپتال میں 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی جہاں کبار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے اور ان سے فیض حاصل کرنے کا موقع ملا۔ ربوہ سے میٹرک کرنے کے بعد والد کی تحریک پر زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ 1965ء میں پہلی تقرری ساہیوال میں ہوئی جہاں آٹھ سال خدمت کرنے کے بعد ماڈل ٹاؤن لاہور میں آپ کی تقرری ہوئی اور پھر دسمبر 1975ء میں سیرالیون چلے گئے۔ بیماری کی وجہ سے ڈیڑھ سال بعد آپ کو واپس ربوہ بلا لیا گیا۔ پاکستان آنے پر آپ کی تقرری پہلے شاہدرہ لاہور میں ہوئی اور پھر دفتر نظارت اصلاح وارشاد میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1982 سے 1986ء تک دوبارہ سیرالیون میں خدمت کی توفیق پائی۔ سیرالیون سے واپسی پر دفتر امور عامہ، دفتر نظارت اصلاح وارشاد، اور دفتر وقف جدید میں کام کا موقع ملا۔ 1991ء میں ناظم تشخیص جائداد مقرر ہوئے جہاں تقریباً 17 سال خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران آپ کو بطور قاضی اور نائب ناظم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 2014ء میں آپ اپنے بچوں کے پاس کینیڈا چلے گئے۔ آپ نے ایک کتاب ''حکایاتِ رسول'' کے عنوان سے لکھی اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر بھی بعض مضامین تحریر کیے۔ آپ خلافت سے خود بھی بہت محبت کرتے تھے اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلیفہ وقت کے خطبات سننے اور کامل اطاعت کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت جنون تھا اور اس کیلئے کسی نہ کسی طرح راہ نکال لیتے تھے۔ آپ کو عبادات سے خاص لگاؤ تھا۔ نوافل میں بہت باقاعدہ تھے۔ نمازوں کو بہت لمبا کرتے اور پھر دیر تک ذکر الٰہی اور درود شریف میں مصروف رہتے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم شاہد محمود کاہلوں صاحب ناروے میں بطور نائب امیر ومبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 فروری 2017ء بروز بدھ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عدیلہ محمود (واقفۂ نو) کا ہے جو محمود احمد خانصاحب (جو ہمارے سیکیورٹی سٹاف میں ہیں) ان کی بیٹی ہیں۔ یہ نکاح عزیزم مروان سرور گِل کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے دولہے کو مخاطب کر کے دریافت فرمایا: گِل ہے کہ گُل ہے؟ اور پھر فرمایا گِل ہی ہونا!

فرمایا: یہ اس سال جامعہ سے مربی بن کے فارغ ہوئے ہیں۔ مربی کی جس طرح جماعت نے تربیت کی ہے، اس کی ذمہ داری اور جو نمونے ہیں وہ اپنے گھر سے شروع ہونے چاہئیں۔ اسی طرح مربی کے ساتھ جس لڑکی کا رشتہ طے ہو رہا ہو اس کو بھی چاہیے کہ مربی کی بیوی ہونے کی حیثیت سے اس نے جہاں ہر لحاظ سے، دینی لحاظ سے بھی۔ پردے کے لحاظ سے بھی۔ علمی لحاظ سے بھی۔ رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے بھی اپنے نمونے قائم کرنے ہیں تا کہ جماعت کی عورتوں کی تربیت کر سکے۔ وہاں اس بات کا بھی خیال رکھنا ہے کہ گھر میں بھی پُر امن ماحول رہے۔ اور دونوں میاں بیوی محبت اور پیار سے رہیں تا کہ آئندہ آنے والی نسلیں بھی اُس دینی تعلیم کے مطابق پروان چڑھنے والی ہوں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی اور جس کا عملی نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ پس مربی کی اور اسکی بیوی کی، دونوں کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ گھر کے نمونے ہی باہر کی تربیت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور باہر کے لوگ بھی نظر رکھ رہے ہوتے ہیں کہ ان کا اپنا رہن سہن کس طرح ہے۔ اس لیے اس لحاظ سے ہر طرح بہت زیادہ خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اب ان چند الفاظ کے بعد میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی۔ جسکے بعد فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی.ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24 جنوری 2020)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ
خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی
(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)
طالب دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

PHLOX
All for dreams
PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS
OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دگل کالونی (خانپور، دہلی)
طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی
GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem
Mob: +919650911805 +919821115805
Email: info@easysteps.co.in
EasySteps® Walk with Style!

Manufacturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear
مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں
Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

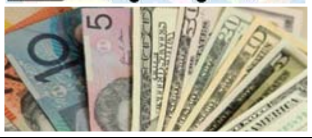

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Mob- 9434056418
শক্তি বাম
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com
طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا

(ملفوظات، جلد اول، صفحہ 64)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)

طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: مجیب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

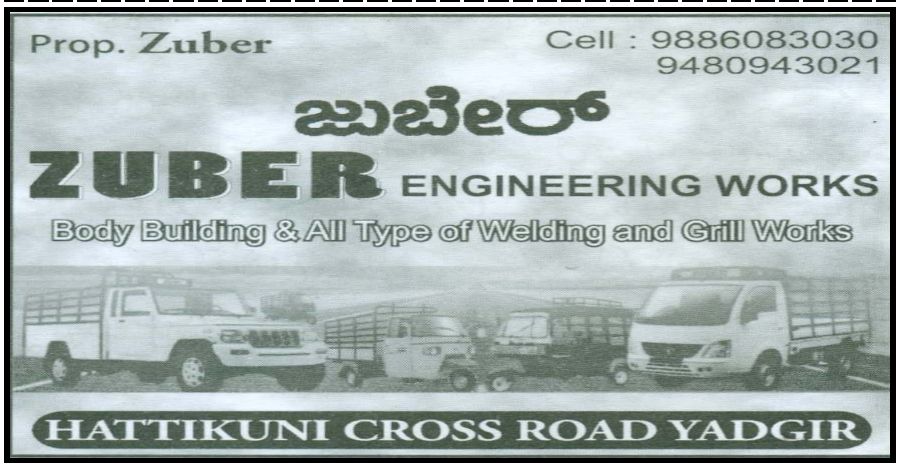

INDIAN ROLLING SHUTTERS

WHOLESALE DEALER

SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS

Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI

Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)

Mobile : 09849297718

EHSAN

DISH SERVICE CENTER

Opp. Four Storey Civil Lines Qadian

All types of Dish & Mobile Recharge

(MTA کا خاص انتظام ہے)

Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST

Proprietor

SYED ZAKI AHMAD

Bandra, Mumbai

Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS

RAICHURI CONSTRUCTION

SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673

TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS

H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176

Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.

- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com

Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com

NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com

Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اور اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

جو شخص بھی مجھ پر سلام بھیجے گا اس کا جواب دینے کیلئے
اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس لوٹا دے گا تا کہ مَیں اس کے سلام کا جواب دے سکوں

(ابوداؤد، کتاب المناسک)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدر آباد

حدیث نبوی ﷺ

آگ اس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور
آگ اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے

(سنن دارمی، کتاب الجہاد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ
بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے، اس وقت کہہ سکیں گے
کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا
اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر احمدی اپنے آپ کو
تقویٰ میں بڑھانے کیلئے جدوجہد کرے

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنے نیک نمونے کے ذریعہ
لوگوں کے دلوں کو اسلام احمدیت کیلئے جیتنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ سکینڈے نیویا 2018)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
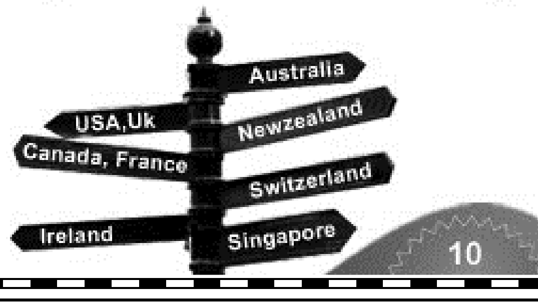

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 13 - February - 2020 Issue. 7

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7؍فروری 2020 بمقام مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ) برطانیہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت محمد بن مسلمہ انصاری۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا۔ حضرت محمد مسلمہ قدیم اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ آپ حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذ سے پہلے اسلام لائے۔ آپ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف اور ابورافع سلام بن ابوحقیق کو قتل کیا تھا۔ یہ دونوں وہ فتنہ پرداز تھے جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے اور اسی کوشش میں ہوتے تھے۔ بلکہ مسلمانوں پر حملہ بھی کروانے کی کوشش کی۔ آنحضرت ﷺ پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے محمد بن مسلمہ کو ان کے قتل پر مقرر کیا تھا۔ آنحضور ﷺ نے بعض غزوات کے موقع پر ان کو مدینہ پر نگران بھی مقرر فرمایا۔ حضرت محمد بن مسلمہ کے بیٹے جعفر، عبداللہ، سعد، عبدالرحمن اور عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہ سوائے غزوہ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے غزوہ تبوک میں وہ نبی کریم ﷺ کی اجازت سے مدینہ میں ٹھہرنے کیلئے پیچھے رہ گئے تھے۔

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ دو فتنہ پرداز اور اسلام کے مخالفین کے قتل میں حضرت محمد بن مسلمہ شامل تھے۔ اس کی کچھ تفصیل بیان کرتا ہوں۔ سیرۃ خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں لکھا ہے کہ بدر کی جنگ نے مدینہ کے یہودیوں کی دلی عداوت کو ظاہر کر دیا تھا اور وہ مخالفت میں بڑھ گئے تھے چنانچہ کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ اسی کی ایک کڑی ہے۔ کعب گو مذہباً یہودی تھا لیکن دراصل یہودی النسل نہ تھا بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف ایک ہوشیار اور چلتا پرزہ آدمی تھا۔ مدینہ میں آکر بنونضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کئے ان کا حلیف بن گیا بالآخر اس نے اتنا اقتدار اور رسوخ پیدا کر لیا کہ قبیلہ بنونضیر کے رئیس اعظم ابورافع بن ابی الحقیق نے اپنی لڑکی اسے رشتہ میں دے دی اور اس کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہوکر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا۔ حتی کہ اسے یہ حیثیت حاصل ہوگئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے اپنا سردار سمجھنے لگے۔ اخلاقی نقطہ نگاہ سے وہ ایک نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا اور خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے بڑا کمال حاصل تھا۔ بہرحال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں ہجرت کرکے تشریف لائے تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدہ میں شرکت اختیار کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن وامان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض وعداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور خفیہ ساز باز سے اسلام اور بانی اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔ بالآخر جنگ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا اور جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کے لئے نہایت خطرناک حالات پیدا ہوگئے۔

جب بدر کے موقع پر مسلمانوں کو ایک غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور رؤسائے قریش اکثر مارے گئے تو اس نے سمجھ لیا کہ اب یہ نیا دین یونہی مٹتا نظر نہیں آتا۔ چنانچہ بدر کے بعد اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ وبرباد کرنے میں صرف کر دینے کا تہیہ کر لیا۔ چنانچہ اس نے مکہ کی راہ لی اور وہاں جاکر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو اور شعلہ بار کر دیا اور ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی اور ان کے سینے جذباتِ انتقام وعداوت سے بھر دیئے۔ اور جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجہ کی بجلی پیدا ہوگئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جاکر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانی اسلام کو صفحہ دنیا سے ملیامیٹ نہ کر دیں گے اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔

اسکے بعد اس بدبخت نے دوسرے قبائل عرب کا رخ کیا اور قوم بقوم پھر کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اور اپنے جوش دلانے والے اشعار میں نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا۔ حتی کہ خاندان نبوت کی عورتوں کو بھی اپنے ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کیا اور ملک میں ان اشعار کا چرچا کروایا۔ اور پھر اس نے آنحضرت ﷺ کے قتل کی بھی سازش کی اور آپ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے قتل کروانے کا منصوبہ باندھا مگر خدا کے فضل سے وقت پر اطلاع ہوگئی اور اس کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔

جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریک جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازش قتل کے الزامات پایہ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت ﷺ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کاروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ آپ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو کھلے طور پر قتل نہ کیا جاوے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کرے قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذ کے مشورہ سے کریں۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کیلئے تو کوئی بات کہنی ہوگی یعنی کوئی عذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر کسی محفوظ جگہ میں قتل کیا جا سکے۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ نے سعد بن معاذ کے مشورہ سے ابونائلہ اور دو تین اور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرون خانہ سے بلا کر کہا کہ ہمارے صاحب یعنی محمد رسول اللہ ﷺ ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم تنگ حال ہیں۔ کیا تم مہربانی کرکے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو؟ یہ بات سن کر کعب خوشی سے کود پڑا اور کہنے لگا کہ واللہ ابھی کیا ہے وہ دن دور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہوکر اسے چھوڑ دو گے۔ محمد بن مسلمہ نے جواب دیا۔ خیر ہم تو محمد ﷺ کی اتباع اختیار کر چکے ہیں جس کام کیلئے تمہارے پاس آئے ہیں تم یہ بتاؤ کہ قرض دو گے یا نہیں؟ کعب نے کہا ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔ محمد نے پوچھا کیا چیز؟ اس بدبخت نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ محمد نے غصہ کو دبا کر کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رہن رکھ دیں۔ اس نے کہا اچھا تو پھر بیٹے سہی۔ محمد بن مسلمہ نے جواب دیا کہ یہ بھی ناممکن ہے۔ ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے البتہ اگر تم مہربانی کرو تو ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب راضی ہوگیا اور محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے اور جب رات ہوئی تو یہ ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر کعب کے مکان پر پہنچے اور اسے گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف کو لے گئے اور اُسے قتل کر دیا۔ محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہوکر جلدی جلدی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپ کو اس قتل کی اطلاع دی۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کی باتیں سن کر فرمایا کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے اور پھر آپ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی اور تحریک جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازش قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہوگئے۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہئے کہ کم ازکم آئندہ کے لئے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ وفساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا ازسرنو وعدہ کیا۔ اگر کعب مجرم نہ ہوتا تو یہودی کبھی اتنی آسانی سے نیا معاہدہ نہ کرتے اور اس کے قتل پر خاموش بھی نہ رہتے کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

کعب بن اشرف کے قتل پر بعض مغربی مؤرخین نے بہت کچھ لکھا ہے اور آنحضرت ﷺ کے دامن پر ایک بدنما دھبے کے طور پر ظاہر کرکے اس قتل پر اعتراضات جمائے ہیں لیکن دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ قتل فی ذاتہ ایک جائز فعل تھا یا نہیں؟ دوسرے آیا جو طریق اس قتل کے واسطے اختیار کیا گیا وہ جائز تھا یا نہیں؟

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھنا چاہئے کہ کعب بن اشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقاعدہ امن وامان کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار اس نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ ہر بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی امداد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ لیکن کعب نے تمام عہدوپیمان کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں سے بلکہ حق یہ ہے کہ حکومت وقت سے غداری کی۔ کیا آج کل مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعال انگیزی اور سازشِ قتل کے مجرموں کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی؟

اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ کیا کعب کے قتل کا طریق جائز تھا کہ نہیں۔ اس کے جواب میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہ تھی بلکہ ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خودمختار تھا۔ ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کر کے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا؟

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اس معاہدہ کی رو سے جو ہجرت کے بعد مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوا تھا آنحضرت ﷺ کو ایک معمولی شہری کی حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ آپ اس جمہوری سلطنت کے صدر قرار پائے تھے جو مدینہ میں قائم ہوئی تھی اور آپ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور امور سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔ پس آپ نے ملک کے امن کے مفاد میں کعب کی فتنہ پردازی کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ اس موقع پر آنحضرت ﷺ نے اپنے اصحاب کو جھوٹ اور فریب کی اجازت دی۔ سو یہ بالکل غلط ہے اور صحیح روایات اس کی مکذب ہیں۔

یہ سوال بھی بعضوں نے اٹھایا کہ کیا جنگ میں جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا جائز ہے بعض روایتوں میں یہ مذکور ہوا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ الحرب خدعۃ یعنی جنگ تو ایک دھوکا ہے اور اس سے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ کی طرف سے جنگ میں دھوکے کی اجازت تھی۔ حالانکہ اول تو الحرب خدعۃ کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جنگ میں دھوکا کرنا جائز ہے بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ جنگ خود ایک دھوکا ہے۔

اب داؤ پیچ کی بھی صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں۔ مثلاً صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم میں نکلتے تو عموماً اپنی منزل مقصود ظاہر نہیں فرماتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی کرتے تھے کہ جانا تو جنوب کی طرف ہوتا تھا مگر شمال کی طرف رخ کرکے روانہ ہوجاتے تھے اور پھر چکر کاٹ کر جنوب کی طرف گھوم جاتے تھے یا کبھی کوئی شخص پوچھتا تھا کہ کدھر سے آئے ہو تو بجائے مدینہ کا نام لینے کے قریب یا دور کے پڑاؤ کا نام لے دیتے تھے یا اسی قسم کی کوئی اور جائز جنگی تدبیر اختیار فرماتے تھے اور یہ ساری صورتیں اس خدعۃ کی ہیں جسے حالات جنگ میں جائز قرار دیا گیا ہے لیکن یہ کہ جھوٹ اور غداری وغیرہ سے کام لیا جاوے اس سے اسلام نہایت سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad